عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۲۶ صفر تا ۴ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۷ جون تا ۱۰ جولائی ۹۷ء | شمارہ نمبر ۵-۶

مرزا طاہر

آئینہ ایام میں آج اپنی ادا دیکھ

مرزا قادیانی اور عورتیں

جھوٹا

سندھ میں قادیانیت کی کفریہ تبلیغ سدباب کا ذمہ دار کون؟

قیامت و علاماتِ قیامت

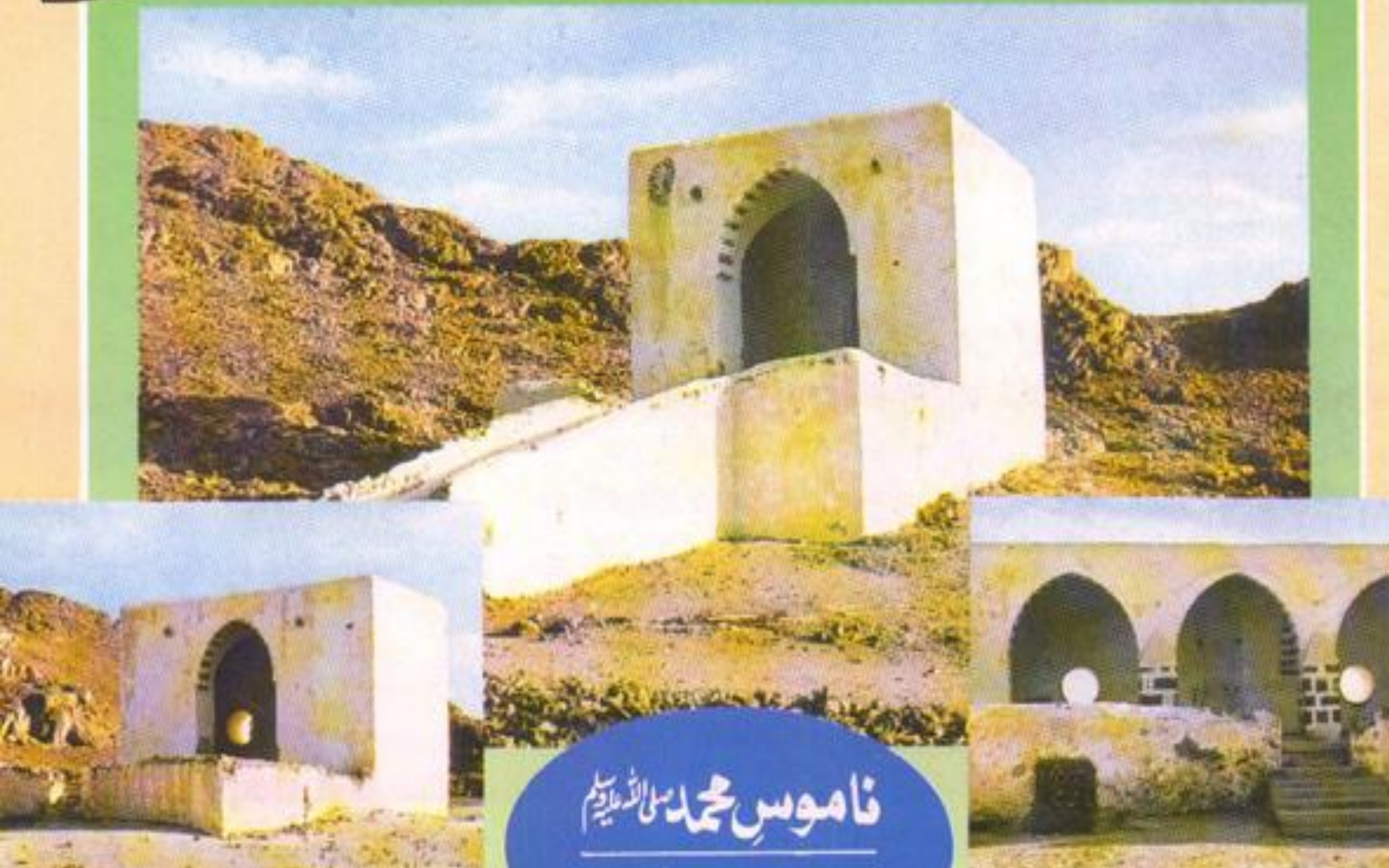

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

(مولانا منظور احمد، ماتلی)

س : زید ایک ٹھیکیدار کے پاس بحیثیت چوکیدار کام کرتا ہے، زید نے ٹھیکیدار کی رضامندی سے دوسرا آدمی اپنی جگہ رکھا ہوا ہے جس کو زید اپنی تنخواہ کا کچھ حصہ دے دیتا ہے، زید کو ٹھیکیدار سے ملنے والی تنخواہ میں سے اس دوسرے آدمی کو ادائیگی کے بعد جو رقم بچتی ہے کیا وہ زید کے لئے جائز ہے؟

ج : جائز ہے۔

س : نو ہزار کی کمیٹی میں، جس میں ہر رکن کو تین سو روپے ماہوار دینے ہوتے ہیں، جس کی کمیٹی کھل جائے وہ بقایا رقم نہیں دیتا، یعنی اگر کسی رکن نے صرف نو سو روپے تین کیٹیوں کے دیئے ہوں تو اس کو نو ہزار مل جائیں گے، سوال یہ ہے کہ مذکورہ مثال میں ملنے والے آٹھ ہزار ایک سو روپے جائز ہیں یا ناجائز؟

ج : ناجائز ہیں۔ (واللہ اعلم)

(غلام حسین اظہر، لاہور)

س : کیا جادو وغیرہ کا کوئی وجود ہے؟

ج : جادو ہو سکتا ہے، مگر ان چیزوں کا مجھے علم نہیں۔

س : اگر کسی کو جادو وغیرہ کا شک ہو تو کونسی آیت پڑھے؟

ج : میں نہیں جانتا، البتہ بہشتی زیور کے عملیات کے حصہ میں ۳۳ آیات لکھی ہیں اور وہ "منزل" کے نام سے الگ بھی چھپی ہوئی ہیں۔ ان کو بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق پڑھا جائے۔

س : میری بیوی کو اللہ تعالیٰ شفا دے اس کے لئے کوئی رہنمائی فرمائیں اور دعا کی بھی درخواست ہے

ج : دل سے دعا کرتا ہوں، مگر عملیات نہیں جانتا اس لئے مشورہ سے قاصر ہوں۔ (واللہ اعلم)

(اکرم اللہ، جیکب آباد)

س : ہماری کچھ زرعی زمین ہے، سال میں ایک دفعہ جب پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو محکمہ نہر والے اس نالے کو چھوٹا کر دیتے ہیں جس سے پانی زرعی زمین کو سیراب کرتا ہے، زمیندار اس نالہ کو اپنی ضرورت سے بڑھ کر بڑا کروالیتے ہیں جس کے لئے وہ عملہ کو رشوت دیتے ہیں۔ جو رشوت نہ دے وہ تکلیف کا شکار رہتا ہے۔ آنجناب سے اس مسئلہ کا حل درکار ہے؟

ج : جو دوسرے دیتے ہیں آپ بھی دے دیا کریں اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔

(سیدہ بلقیس اختر، کراچی)

س : میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، میری کوئی اولاد نہیں ہے گھر میں اکیلی رہتی ہوں، میں کتنی عدت گزاروں؟ نیز کیا عدت اپنے عزیزوں کے گھر گزار سکتی ہوں؟

ج : جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا ہو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے، اگر شوہر کے گھر میں عدت گزارنا ممکن ہو تو وہاں ہی گزاری جائے، لیکن اگر تنہائی کا عذر ہو تو اپنے عزیزوں کے پاس بامر مجبوری منتقل ہو سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

(ادریس نذیر خان، کراچی)

س : بیوی کو اس کے ماں باپ کے گھر بھیجنا شوہر پر کتنی مدت بعد لازم ہے؟

ج : وقت کی تحدید نہیں، مہینہ میں ایک بار ضرور ملانا چاہئے۔

(رفیق الرحمان، کراچی)

س : میں ظہر اور عصر کی نماز تو باجماعت پڑھتا ہوں اور فجر کی نماز قضا ظہر کے وقت پڑھتا ہوں۔ اس بارے میں میری رہنمائی کریں۔

ج : آپ کوشش کریں کہ ہر نماز وقت پر ادا کریں کیونکہ نماز قضا کر دینا بہت بڑا وبال ہے۔

○ اگر نماز قضا ہو جائے تو جتنی جلدی ممکن ہو اس کو پڑھ لیا جائے دوسری نماز کا انتظار نہ کیا جائے، کیونکہ جتنی تاخیر ہوتی جائے گی گناہ بڑھتا جائے گا۔

○ اگر فجر کی نماز نہیں پڑھی تھی کہ ظہر کا وقت ہو گیا تو پہلے فجر کی نماز پڑھ کر ظہر بعد میں پڑھنی چاہئے۔

(ممتاز اشرف بٹ، کراچی)

س : تصاویر یا مووی دیکھنا کیسا ہے؟

ج : ان کا دیکھنا جائز نہیں۔

س : اخبارات میں قرآنی آیات کے علاوہ ناموں کے ساتھ اللہ کا نام بھی ہوتا ہے ان کا کیا کیا جائے؟

ج : کاٹ کر محفوظ کر لیا جائے تو بہتر ہے۔

س : کیا عورتیں اندھیرے میں نماز پڑھ سکتی ہیں؟

ج : قبلہ رخ صحیح ہو تو اندھیرے میں نماز جائز ہے۔ (واللہ اعلم)

(ایاز اشرف بٹ، کراچی)

س : کیا عورتیں اپنے مخصوص ایام میں کوئی تسبیح یا درود شریف یا قرآنی آیت پڑھ سکتی ہیں؟

ج : قرآن کریم کی آیت بطور دعا کے پڑھ سکتی ہیں، تلاوت کی نیت سے نہیں، باقی تمام ذکر اذکار، تسبیحات اور درود شریف جائز ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوة

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۵-۶ ۲۶ صفر تا ۴ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۷ جون تا ۱۰ جولائی ۹۷ء قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- توبہ کیسے کریں؟..........(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- ناموس محمدؐ کی حفاظت..........(مولانا احمد علی لاہوریؒ) ۹
- مرزا طاہر! آئینہ انجام میں آج اپنی اداد دیکھ (محمد اقبال رنگونی) ۱۱
- کراچی کی رپورٹ..........(مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۱۴
- مرزا قادیانی اور عورتیں..........(مولانا منظور احمد الحسینی) ۱۶
- قیامت وعلامات قیامت..........(مولانا محمد علی صدیقی) ۱۸
- جھوٹا..........(محمد طاہر رزاق) ۲۱
- اخبار ختم نبوت ۲۶

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۲۹۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروا لیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 737-8199.

ناشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ میز رٹلہ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اندرون سندھ تھر کے پسماندہ علاقہ میں قادیانیت کی کفریہ تبلیغ

سدباب کا ذمہ دار کون؟

قادیانیت موجودہ صدی کا سب سے بڑا فتنہ ہے' جس پر تاریخ کی کسی جرح سے نہ ٹوٹنے والی شہادت موجود ہے۔ اس فتنہ ابلیس کے تخم کو فرنگی سامراج نے اپنے استعماری مقاصد کے لئے' سرزمین قادیان میں ڈالا تھا' چونکہ یہ فتنہ ابلیس قادیان سے ابھرا اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت قادیان کو مکہ اور مدینہ سے افضل ہونے کا مقام دیتی ہے (نعوذباللہ)۔ برصغیر کے مسلمانوں کی جدوجہد سے ہزاروں اور لاکھوں قربانیوں کے بعد ملک عزیز پاکستان دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کو صیہونی طاقتوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت (ربوہ) کی زمین پر بسایا چونکہ اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے اس لئے آنجہانی ہونے والے قادیانیوں کو مرزائی ربوہ کے قبرستان میں امانتاً" دفن کرتے ہیں تاکہ جس وقت ملک عزیز پاکستان کا وجود ختم ہو (خدانہ کرے) قادیانی مردوں کو ربوہ سے قادیان منتقل کیا جاسکے۔

قیام پاکستان کے فوراً" بعد قادیانیوں نے صوبہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے خواب دیکھنے شروع کردیئے اور سرتوڑ کوشش کی کہ بلوچستان جیسے پسماندہ اور وسیع رقبہ کے حامل صوبہ کو قادیانی بنایا جائے' لیکن الحمدللہ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں نے صیہونی گماشتوں کے یہ شیطانی خواب شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیئے اور نہ ہونے دیں گے' انشاء اللہ اور عملاً" سب سے زیادہ مار فتنہ قادیانیت کو صوبہ بلوچستان میں پڑی ہے۔ جب سے پاکستان سمیت دنیا کے اکثر و بیشتر اسلامی ممالک نے قادیانی ناسور کو ملت اسلامیہ سے الگ قرار دیا ہے جب سے یہ انگریزی سامراج کے پروردہ زیر زمین اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور ملک عزیز پاکستان کے وجود کو مفقود کرنے کے لئے سرگرداں ہیں۔ چونکہ یہ صیہونی اور اسلام دشمن طاقتوں کا مراعات یافتہ طبقہ ہے اس لئے اس اسلام دشمن' پاکستان دشمن سازشی اقلیت کے پاس غریب

عوام کو دھن' دولت' بیرون ملک ویزا کے حصول وغیرہ جیسے طرح طرح کے لالچ دے کر اپنے جال میں پھانستے ہیں۔

آج کل قادیانیوں نے صوبہ سندھ کے تھر کے علاقہ کو جو بھارت کی سرحد کے قریب واقع ہے اور انتہائی پسماندہ علاقہ ہے کو اپنا نشانہ بنایا ہوا ہے' مٹھی' عمر کوٹ' اسلام کوٹ' ننگر پارکر کے غریب عوام کو فلاحی اداروں کی آڑ میں مرتد بنانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور اس طرح آئین پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ سی کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر کے اسلامیان پاکستان کے مذہبی جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ موجودہ صورت حال کچھ یوں ہے اس سلسلے کی ایک خبر ملاحظہ فرمائیں:

قادیانی لیڈر اپنے معتقدین کو بشارتیں سنا کر یقین دلاتے رہتے ہیں کہ 'تھر قادیانی اسٹیٹ بنے گا
پون صدی کی جدوجہد اور کروڑوں کے خرچ کے باوجود مرزائیت قدم جمانے میں ناکام:

عمر کوٹ (این این آئی) تھر کے ریگستان اور اس کے ملحقہ ضلعوں بدین' عمر کوٹ' میرپور خاص اور سانگھڑ میں گزشتہ پون صدی سے قادیانیت سرگرم عمل ہے لیکن سرائیکی علاقوں سے لائے گئے کھوسہ' گرگیز اور لغاری مرزائی قبائل کے صرف چند خاندانوں (لوگوں) کے علاوہ کوئی مسلمان مرزائی نہیں بن سکا' البتہ غریب شیڈولڈ کاسٹ ہندوؤں کے کولہی' بھیل اور چمار خاندانوں کے ۱۲۱ لوگ قادیانی بنے ہیں' یہ انکشاف ہفتہ کو یہاں "تھر اسلامک ریسرچ سینٹر" عمر کوٹ کے صدر علامہ مراد علی راہموں نے تھر میں مرزائیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے بارے میں رپورٹ جاری کرتے ہوئے صحافیوں سے کیا' رپورٹ کے مطابق مرزا بشیر الدین محمود' مرزا ناصر' طاہر پے در پے بشارتیں دے کر مرزائیوں کو باور کراتے رہے کہ تھر کا ریگستان قادیانی اسٹیٹ بنے گا لیکن پون صدی کے دوران کروڑوں روپے خرچ کرنے اور انگریزوں سے ناصر فریاد' محمود آباد' ظفر آباد' طاہر آباد' نواز آباد اور دوسری ہزاروں ایکڑ زرعی زمین لاٹ کرانے کے باوجود زیریں سندھ میں مرزائیت اپنے پاؤں جمانے میں ناکام رہی ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ مرزائیوں نے تمیں ایکڑ زمین پر مٹھی میں "المہدی ٹرسٹ" قائم کر کے ۹ گاڑیوں کی موبائل ڈسپنسریوں کے ذریعے تھر میں نئے انداز سے تبلیغ شروع کر دی ہے۔ بھوپورہ' اسلام کوٹ' ننگر پارکر' بھیلعار' فضل' تالی' نبی سرکندی اور مضافات میں شیڈولڈ کاسٹ غریب' ہندوؤں اور سادہ لوح مسلمانوں کو مرزائی بنانے کی مہم تیز کر دی ہے' قادیانیوں کی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لینا چاہئے اس موقع پر موجود رہنماؤں اور نوجوانوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنے کا سدباب کرنے میں اپنا سب کچھ قربان کریں گے۔

(روزنامہ "امت" کراچی ۱۵ جون ۱۹۹۷ء)

آئین پاکستان کو ہاتھ میں لے کر ملک عزیز کے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے والے ان صیہونی گماشتوں کی بروقت خبر لینا حکومت پاکستان کی اولین ذمہ داری ہے۔ ہم بارہا ملک عزیز کے ارباب اقتدار کے سامنے حقائق لا چکے ہیں آخر قادیانی اقلیت کی اسلام دشمن' ملک دشمن سرگرمیوں کا بروقت نوٹس کیوں نہیں لیا جاتا؟

حکومت پاکستان کا اولین فریضہ ہے کہ اندرون سندھ مٹھی میں واقع "المہدی ٹرسٹ" کی آڑ میں قادیانیت کی کفریہ تبلیغ کا سدباب کرے' اس کفر کے سیلاب کے سامنے بند باندھ کر ملک عزیز کے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل ہونے اور پرامن فضا کو مسموم ہونے سے بچائے اور اسلام اور رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے نام پر حاصل کی جانے والی مملکت خداداد کے آئینی تقاضوں کو پورا کرے۔

ضبط و تحریر : مولانا محمد طیب لدھیانوی

توبہ کیسے کریں؟

آخری قسط

حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نائب امیر مرکزیہ کی ایک تقریر جو حضرت والا نے جامع مسجد فلاح نصیر آباد کراچی میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی۔ افادہ عام کے لئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ (ادارہ)

یہ ذہن میں رکھو کہ اگر توبہ توڑتے رہے' جوڑتے رہے' توڑتے رہے جوڑتے رہے تو کیا بعید ہے کہ توبہ توڑنے کے بعد جب تم نے جوڑلی تھی تو اس حالت میں تمہارا انتقال ہو۔ تم توبہ جوڑتے رہے اور توبہ ٹوٹتی رہی' لیکن آخری جو عمل ہوا وہ تھا توبہ کا جوڑنا' توبہ کرلی اس کے بعد پھر گناہ کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ اسی حالت میں موت آگئی اور اللہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا تو دنیا سے تائب ہوکر گیا اب یہ شخص اگرچہ روزانہ سو مرتبہ توبہ توڑتا تھا' جوڑتا تھا' توڑتا تھا جوڑتا تھا' لیکن اس کا آخری عمل تو توبہ ہی رہا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

انما الاعمال بالخواتیم (اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے)

جب اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے تو اگر آخری عمل توبہ کرکے تمہارا اللہ کی بارگاہ میں پہنچنا ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کا ارتکاب نہیں کیا' تو تمہاری توبہ مکمل ہوگئی' تم تائب ہوکر اللہ کی بارگاہ میں پہنچ گئے اور خاتمہ بالخیر ہوا۔ اس لئے توبہ کرتے وقت تم عزم یہی رکھو کہ آج کے بعد انشاء اللہ گناہ نہیں کروں گا' لیکن اگر فرض کرو کہ پھر گناہ کا ارتکاب ہوجائے تو دل شکستہ ہوکر توبہ سے نہ ہٹو' بلکہ پھر توبہ کرو' بلکہ پہلے سے زیادہ پکی توبہ کرو اور کہو کہ یااللہ مجھ سے پھر غلطی ہوگئی ہے' میں ایسا رذیل آدمی ہوں' اتنا کمینہ ہوں کہ آپ سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ دوبارہ گناہ نہیں کروں گا' اس وعدہ کو بھی پورا نہ کرسکا' یااللہ مجھے معاف فرمادیجئے میں اب نہیں کروں گا۔ بھئی! کپڑے کو گندہ کرنے سے تو پرہیز کرنا چاہئے' اس سے بچنا چاہئے' لیکن اگر گندہ ہوجائے تو اس کو صابن لگاکر دھونے سے پرہیز کرنا تو عقل کی بات نہیں تھی۔ ایک مرتبہ تم نے کپڑے کو دھولیا صاف کرلیا' صابن لگاکر اچھی طرح تمام کے تمام داغ دھبے خوب اتار دیئے' اب کیا کرنا چاہئے؟ یہ کہ آئندہ ملوث نہ ہوں' لیکن بچوں کی طرح اگر نادانی کا دور ہے' پھر کپڑے خراب ہوجاتے ہیں تو کپڑوں کو گندہ کرنے سے بچانا چاہئے تھا' لیکن جب گندے ہوجائیں تو صابن لگاکر دھونے سے تو نہیں بچنا چاہئے' خوب یاد رکھو کہ گناہوں کے ارتکاب سے ہمارے ایمان کا جامہ گندہ ہوجاتا ہے' بدبودار اور متعفن ہوجاتا ہے میلا ہوجاتا ہے' قابل نفرت ہوجاتا ہے' اور خوب اچھی طرح جم کر توبہ کرنے سے وہ ایمان کا جامہ صاف ہوجاتا ہے' اور پھر نکھر آتا ہے۔ توبہ کرکے آئندہ گناہ کرنے سے ضرور بچو' لیکن پھر اگر کوئی داغ دھبہ لگ گیا تو فوراً" توبہ کرو' فوراً" صابن لے کر ملو' انشاء اللہ جب تم بار بار توبہ کروگے' اور اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا کروگے کہ یااللہ تعالیٰ اب مجھے بچالیجئے' میں اپنی حول وقوت کے ساتھ اپنی طاقت کے ساتھ گناہ سے نہیں بچ سکتا' جب تک آپ مجھ پر رحم نہ فرمائیں۔ اور میری مدد نہ فرمائیں' مجھے آئندہ گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمادیجئے اگر ایسا کرتے رہوگے تو انشاء اللہ رفتہ رفتہ یہ کیفیت ہوجائے گی کہ توبہ کروگے لیکن گناہ نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ......... توبہ پانچواں نمبر ہوا' یعنی توبہ کرتے وقت ارادہ رکھو کہ آئندہ نہیں ہوگا۔ مستقل طریقے

ہمارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہوگیا' اب ہم ٹھیک چلیں گے' اور پھر ہمت سے کام لو گناہ کا کتنا ہی تقاضا ہو گناہ نہ کرو' کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد کیا ہے اس کو پورا کریں' اور آئندہ گناہ کے ساتھ اپنے دامن کو آلودہ نہ کریں' لیکن اگر ہوجائے تو فوراً" توبہ کرو' بس اس کو ہمیشہ کا دستورالعمل بنالو کہ گناہ ہوجائے تو فوراً" توبہ کی جائے۔ چھٹی بات یہ کہ جتنی کوتاہیاں ہوگئی ہیں۔ ان کی تلافی کرو' نمازیں قضاء ہوتی رہیں۔ اب تم نے سچے دل سے توبہ کرلی' لیکن توبہ کرنے سے نمازیں معاف نہیں ہوگئیں' بلکہ نمازیں تمہارے ذمہ اب بھی باقی ہیں۔ جیسے کہ آج کی ظہر کی نماز ہمارے ذمہ فرض

تھی (اور وہ ہم نے ادا کی) پوری زندگی کی ظہر کی نمازیں ہمارے ذمہ قرض ہیں اور یہ قرض ہمارے ذمہ باقی ہے' ان تمام نمازوں کا ادا کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ آج کی نماز کا ادا کرنا فرض تھا۔ رہا یہ سوال کہ پھر توبہ کرنے کا فائدہ کیا ہوا؟ توبہ کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ تاخیر کی وجہ سے کہ تم نے جو کوتاہی کی کہ وقت پر ادا نہیں کی' اس کی معافی مل جاتی ہے' اس کی مثال ایسے سمجھو کہ کسی شخص نے پلاٹ خریدا تھا' اس کی قسطیں بہت آسان سی رکھیں ہوئیں تھیں' اس نے بے پرواہی کی' ادا نہیں کیں' متعلقہ محکمہ نے اس کا پلاٹ ہی منسوخ کردیا' اور جو پیسے دیئے تھے وہ بھی ضبط کرلئے' اب یہ بڑے افسر کے پاس جاکر کہتا ہے کہ جی مجھ سے بڑی کوتاہی ہوئی ہے' میں آئندہ سستی نہیں کروں گا' اور وہ افسر اس کی بات سنکر لکھ دیتا ہے کہ اس کا پلاٹ بحال کردیا جائے؟ تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جو پرانی قسطیں رہ گئی ہیں وہ بھی معاف ہوگئیں؟ نہیں! پلاٹ کی منسوخی تو اس نے ازراہ ترمیم ختم کردی' لہٰذا پلاٹ تو بحال ہوگیا لیکن جو قسطیں تمہارے ذمہ تھیں وہ تو بدستور ذمہ واجب الادا رہیں گی' بلکہ دنیا کا حاکم اول تو ایسے پلاٹ منسوخ شدہ کو بحال ہی نہیں کرے گا' اور اگر کوئی رحم دل ایسا کر بھی دے تو وہ حاکم یہ کہے گا کہ تمام گزشتہ قسطیں یک مشت یہاں لاکر رکھ دو تب میں بحالی کا حکم جاری کرتا ہوں۔ تو جتنی زندگی میں ہم نے نمازیں قضاء کی ہیں۔ اگر عزم رکھتے ہو کہ میں اس کو ادا کروں گا تب تو توبہ صحیح ہوئی' اور گزشتہ نمازیں قضا کرنے کا اگر عزم نہیں تو توبہ ہی نہیں' مذاق اڑاتے ہو توبہ کا؟! اسی طرح کسی شخص کے ذمہ روزے باقی ہیں' اس نے روزے چھوڑ دیئے تھے یا توڑ دیئے تھے رمضان المبارک کے۔ بعض چھوڑ دیتے ہیں' بعض توڑ دیتے ہیں اگر کسی نے روزہ چھوڑ دیا تو اس کے بدلے ایک روزہ اس کے ذمہ ہے' اور اگر کوئی شخص روزہ توڑ دے تو (۶۱) اکسٹھ روزے اس کے ذمہ ہیں' ایک روزہ تو چھوڑے ہوئے روزے کی جگہ' اور ساٹھ روزے کفارے کے' اور یہ ساٹھ روزے لگاتار ہوں کہ درمیان میں وقفہ نہ ہو' درمیان میں ناغہ نہ ہو۔ اگر ناغہ ہوجائے تو پھر نئے سرے سے شروع کرے یہاں تک کہ لگاتار کفارہ کے ساٹھ روزے پورے ہوجائیں۔ رمضان کا ایک روزہ توڑ دینے کا اتنا بڑا گناہ ہے۔ اسی طرح کسی شخص نے کسی شخص کو قتل کیا ہو اور یہ قتل جان بوجھ کر نہیں بلکہ غلطی سے ہوا ہو' خطاء سے ہوا ہو تو اس کا کفارہ قرآن کریم نے یہ ذکر کیا ہے کہ غلام آزاد کرے' اگر غلام نہیں ملتا تو دو مہینے لگاتار پے در پے روزے رکھے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے لئے پس اس کی توبہ قبول ہونے کی شرط یہ ہے کہ دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے۔ اگر روزے رکھنے شروع کردیئے تھے کہ درمیان میں بیمار ہوگیا اور روزہ کا ناغہ ہوگیا تو جتنے روزے رکھے تھے وہ ختم' اب نئے سرے سے شروع کرکے ساٹھ پورے کرے' البتہ عورت کو جو اس کے خاص ایام کی وجہ سے روزے قضا کرنا پڑتے ہیں وہ اس تسلسل میں لگاتار ہونے میں رکاوٹ نہیں ڈالتے لیکن شرط یہ ہے کہ پاک ہونے کے بعد فوراً" شروع کردے' الغرض جس نے روزے نہیں رکھے تھے تو ان کو قضاء کرے۔ یا اگر توڑ دیئے تھے تو توڑے ہوئے روزوں کا کفارہ ادا کرے۔ اسی طرح اگر کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی تھی تو گزشتہ سالوں کا حساب کرکے زکوٰۃ ادا کرے۔ جتنے سال سے اس کے پاس مال تھا' اس کا حساب کرکے زکوٰۃ ادا کرے۔ اسی طرح "حقوق العباد" کی تلافی کرے' اگر لوگوں کے حقوق اس نے دبائے ہوئے ہیں تو جو حقوق ادا کرنے کے قابل ہیں ان کو ادا کرے' اور اگر ان کا ادا کرنا ممکن نہیں' یعنی ان کا معاوضہ ادا نہیں کیا جاسکتا تو صاحب حق سے معافی مانگے۔ مثلاً" ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ظلم اور زیادتی کا مرتکب ہوا ہے تو اس کی معافی کی شرط یہ ہے کہ اس سے معافی مانگے' اسی طرح اگر کسی عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ زیادتی کی ہے تو توبہ کے لئے شرط یہ ہے کہ اس سے معافی مانگے۔ اگر کسی کا کسی کے ذمہ قرض ہے اس کو ادا کرے اور ادا کرنے میں جو تاخیر کی اس کی معافی مانگے' اگر کسی کی چوری کی ہے' کسی سے رشوت لی ہے' کسی کا مال ناجائز کھایا ہے اس کو واپس کرے۔ حضرت حکیم الامت" فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا کہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں' پوچھا کیا کام کرتے ہو کہا کہ ڈاکے ڈالتا تھا لیکن اب میں تائب ہوکر آیا ہوں۔ حضرت" نے فرمایا کہ تمہیں بیعت ضرور کریں گے' لیکن جب سے تم نے یہ کاروبار شروع کیا تھا اس کی فہرست بناکر لاؤ کہ کتنے ڈاکے ڈالے۔ کس کس کا گھر لوٹا تھا' حضرت" فرماتے ہیں کہ آدمی سچا تھا چند دن کی محنت کے بعد اس نے یاد کر کرکے جتنے ڈاکے ڈالے تھے جتنی چوریاں کی تھیں ان سب کی فہرست بنالی اور حضرت" کی خدمت میں پیش کی۔ حضرت" نے فرمایا کہ اب دوسرا کام یہ کرو کہ ان میں سے ہر ایک کے پاس جاؤ کہ فلاں وقت میں نے تمہاری چوری کی تھی' ڈاکہ ڈالا تھا' اور اب میں تائب ہوگیا ہوں' تمہارا مال میرے ذمہ قرض ہے' یہ قرض مجھے فوراً" ادا کرنا چاہئے تھا' مگر اتنی گنجائش میرے پاس نہیں کہ اس کو فوراً" ادا کروں' اب اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں ایک تو یہ کہ آپ معاف کردیں' اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بدلہ قیامت کے دن عطا فرمائیں گے' دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ یہ میرے ذمہ ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ توفیق دیں گے تو میں ادا کردوں گا' بہرحال آپ کو جو اذیت پہنچی اس کی وجہ سے مجھ کو معاف کردیں۔ حضرت" نے فرمایا کہ ہر ایک کے پاس جاؤ' اور ہر ایک سے

لکھوا کر لاؤ کہ میں نے معاف کردیا' یا میں مہلت دیتا ہوں ادا کرنے کی کہ جب تم چاہو' جب تمہیں سہولت ہو تم ادا کردینا' اس شخص کے دل میں سچی طلب تھی' ہمارا نفس تو کہے گا کہ میاں! اگر اس کے سامنے جاکر اقرار کروگے تو تمہیں پکڑوادیں گے پکڑے جاؤگے' جب تم نے کسی سے رشوت لی ہے' جب تم نے کسی کی چوری کی ہے' جب تم نے ڈاکہ ڈالا ہے تو بھئی! پکڑ تو لازماً ہوگی اگر یہاں نہیں پکڑے جاؤگے تو وہاں پکڑے جاؤگے' تم پکڑ سے بچ نہیں سکتے' اگر یہاں کی پولیس نہیں پکڑے گی تو وہاں کی پولیس پکڑے گی۔ حضرتؒ فرماتے ہیں کہ یہ شخص ہر ایک کے پاس گیا' اور اللہ کی شان کہ اس نے سب سے ایسی بات کی' اللہ جانے کتنے اخلاص کے ساتھ بات کی' کہ ہر ایک نے لکھ دیا کہ میں نے اللہ کے لئے معاف کیا' حتیٰ کہ ایک ہندو کی چوری کی تھی اس ہندو نے یہ لکھ دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے معاف کردیا' یہاں تک کہ ایک ہندو نے لکھا' میں نے حسبتاً" للہ معاف کردیا' تب حضرت نے اس کو بیعت فرمایا یہ ہوئی نا سچی توبہ! تو حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد ہوں' ان کو ادا کرنا اور جبتک ادا نہ ہوں اپنے ذمہ قرض سمجھنا لازم ہے۔ کسی کی دکان غصب کی ہوئی ہے' کسی کی زمین غصب کی ہوئی ہے' کسی کی املاک پہ قبضہ کیا ہوا ہے' کرائے کے مکان میں رہتے تھے مالک کو کہہ دیا کہ جاؤ کرلو جو تم سے ہو سکتا ہے ہم مکان نہیں چھوڑیں گے' اگر کوئی شخص لوگوں کی املاک پہ غاصبانہ قبضہ جمالے اور پھر خانہ کعبہ میں جاکر غلاف کعبہ پکڑ کر توبہ کرے گا تب بھی اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی' جب تک کہ اس غصب سے توبہ کرکے اس کے مالک کو واپس نہیں کردیتا۔

تم مخلوق کو عاجز کرسکتے ہو مگر اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے' مخلوق کو دھوکہ دے سکتے ہو' تمہاری تسبیحاں پڑھنے سے' تمہارے بار بار حج و عمرہ کرنے سے مخلوق دھوکہ کھاسکتی ہے' لیکن اللہ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا' تم غلاف کعبہ پکڑ کر اللہ سے توبہ کرو تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی' جب تک کہ ارباب حقوق کے حقوق ادا نہیں کرتے یا ان سے معاف نہیں کرواتے۔ یہ چھ نمبر میں نے ذکر کردیئے ہیں ان چھ نمبروں کو مکمل کرلیا جائے تو توبہ' توبہ ہے اور اگر یہ نہ ہو تو پھر توبہ نہیں ہے صرف توبہ کے لفظ ہیں۔ سارا دن روٹی روٹی کا وظیفہ پڑھتے رہو تمہارا پیٹ نہیں بھرے گا' جب تک روٹی عملاً" کھا نہیں لیتے نہ تمہیں روٹی کا ذائقہ آئے گا' پیٹ تب بھرے گا جب کہ روٹی کو حلق سے نیچے اتاروگے' تب قوت بھی حاصل ہوگی اور پیٹ بھی بھرے گا' استغفر اللہ العظیم' استغفر اللہ العظیم' پوری تسبیح پڑھ دو لیکن دل میں معافی مانگنے کا مضمون نہیں ہے' نہ گناہ کو گناہ سمجھا' نہ آئندہ گناہ سے بچنے کا عزم کیا' نہ گزشتہ گناہوں پر افسوس ہوا' نہ ان کا تدارک کیا' نہ حقوق اللہ ادا کئے' نہ حقوق العباد ادا کئے' نہ اللہ تعالیٰ سے معاملہ درست کیا' نہ بندوں سے معاملہ درست کیا' پھر چاہتے ہو کہ توبہ قبول ہوجائے؟ کیسے ہوگی اس کا نام تو توبہ نہیں ہے۔۔

سبحہ در کف' توبہ برلب' دل پر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

بزرگ فرماتے ہیں کہ ہاتھ میں تسبیح ہے دانے پر دانہ پھینک رہا ہے' ٹھک ٹھک تسبیح چل رہی ہے' لیکن دل گناہوں کی لذت سے بھرا ہوا ہے' دل میں گناہ سے کراہیت پیدا نہیں ہوئی بلکہ دل گناہوں کی لذت سے بھرا ہوا ہے۔ ایسا استغفر اللہ پڑھنے پر گناہ ہنستا ہے' ایسے استغفار پر معصیت کو ہنسی آتی ہے' اور سچی بات یہ ہے کہ اگر صحیح توبہ ہوجائے تو آدمی کی زندگی کی لائن بدل جاتی ہے۔ جو معاملات ہم شریعت کے خلاف کرتے ہیں توبہ کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان غلط کاموں کو چھوڑدیں' ہمارا کاروبار' ہماری دکان' ہمارا کارخانہ اور ہمارا لین دین جو شرع کے خلاف ہے اس کی کل درست ہوجائے' اس کی لائن درست ہوجائے' یہ ہے توبہ۔ اگر وہی بے ڈھنگی چال ہے جو پہلے سے تھی تو پھر صحیح توبہ نہیں کی' زبان پر توبہ کے الفاظ ہیں حقیقت توبہ کی نصیب نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائیں۔ میں توبہ کے فضائل بیان کرچکا ہوں' توبہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ ارشاد ہے: ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین "اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں کو اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں خوب پاک صاف رہنے والوں کو"۔ خلاصہ اس سارے مضمون کا اتنا ہے کہ گناہ ایک گندگی ہے' جیسے پاخانہ' پیشاب ایک گندگی ہے' چونکہ ہماری ناک یہ بدبو نہیں سونگھتی اس لئے ہمیں گناہوں سے بدبو نہیں آتی' مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ جب یہ بندہ ایک لفظ جھوٹ کا زبان سے نکالتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے' اسی طرح جتنے بھی گناہ ہیں یوں سمجھو کہ بدن کے اندر کوڑھ کی بیماری ہے۔ اور اس سے بدبودار مادہ رس رہا ہے' اس بدبودار مادہ کے ساتھ تم عبادت کرو اللہ کی بارگاہ میں مقرب ہوجاؤ یہ کیسے ممکن ہے؟ تو میں نے کہا کہ خلاصہ ساری بات کا اتنا ہے کہ گناہ ایک نجاست ہے اور ایسا تعفن کہ اگر ہم پر پردہ نہ ڈالا ہوتا تو اس کی بدبو اور تعفن کی وجہ سے ہمارے دماغ پھٹ جاتے اس گندگی سے صفائی صرف اس صورت میں ممکن ہے جبکہ ہم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور آئندہ گناہ سے بچنے کا اور گزشتہ گناہوں کا تدارک کرنے کا فیصلہ کرلیں' اور اللہ رب العزت سے عہد کرلیں تو انشاء اللہ فوراً" معافی مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائیں۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

○

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

مرسلہ : مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ناموسِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ و نشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ ونشھدان محمداً عبدہ ورسولہ

اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللّٰہ وخیر الھدیٰ ھدی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شئی علیما (الاحزاب ص ۵)

(ترجمہ) نہیں ہیں محمد باپ کسی ایک کے تمہارے مردوں میں سے لیکن وہ تو رسول ہیں اللہ کے اور خاتم ہیں نبیوں کے اور ہے اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا۔

غرض یہ ہے کہ سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کے چند اوصاف حمیدہ قرآن میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے یہ آیت بھی ہے کہ وہ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ مرد ہوتا ہے' بلوغت کے بعد اس سے پہلے عربی میں یا طفل کہتے ہیں۔ یا غلام رجل کہتے ہیں جب انسان بالغ ہو جائے اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ اس کی توجیہہ مفسرین حضرات نے یہ فرمائی ہے کہ حضورؐ کے لڑکے طفولیت کے عالم میں انتقال کر گئے تو رسول اللہ ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن آپ خاتم النبیین ہیں۔ خاتم النبیین کے معنی اس وقت سے لے کر آج تک علماء' نبوت کے ختم کرنے والے کرتے آئے ہیں۔ آپ نے خود فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی نہ نقلی نبی کے لفظ کا آپ کے بعد کسی پر اطلاق نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ انبیاء علیہم السلام کے ختم کرنے والے ہیں تو قرآن کے اس لفظ کی توجیہہ ہو گئی۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ برخلاف مرزا کے وہ کہتا ہے کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے تابعداروں میں نبی ہوتے رہیں گے۔ اور ان پر نبی ﷺ کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر محاورات عرب کے مطابق بھی کوئی نبی ہو سکتا تو ہم کبھی نہ مانتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جو مراد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے ہم اس کو مانیں گے چاہے لغت عربی سے نبی ہو سکتا ہو مثال کے طور پر صلوۃ کے معنی دعا کے ہیں لیکن اگر کوئی اللہ کی طرف توجہ کرے صرف دعا کر لے تو ہم کہیں گے کہ اس نے نماز نہیں پڑھی۔ جب تک وہ نبی کے بتائے ہوئے طریقہ پر نماز نہ پڑھے۔ پہلے سبحانک اللھم پھر الحمدللہ اور سورۃ پھر سبحان ربی العظیم وغیرہ کے مطابق جو اللہ کی مراد اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق نہ پڑھے۔ تو وہ نماز نہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرٹیفکیٹ دیا ہوا ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی وہ اپنے ہوا اور ہوس سے کچھ نہیں فرماتے وہی کہتے ہیں جو ان پر وحی نازل کی جاتی ہے۔ اب اگر کوئی لغوی نماز پڑھتا ہے اور رسول اللہ نے اللہ کی جو مراد بیان فرمائی ہے اس کا انکار کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے ہم اس کو کافر کہیں گے اب خاتم کے معنی وہ ہیں جو اللہ کی مراد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی۔ جب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد نبی نہیں آئے گا۔ تو اب کوئی شخص لغت کے معنی کر کے کہتا ہے کہ نبی آئے گا۔ تو وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ ایک معنی تو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائے دوسرے معنی تیرہ سو سال کے بعد مرزا تصنیف کرتا ہے اور رسول اللہ کے بیان کردہ معنی کے خلاف کہتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ تم کافر ہو۔ اسی وجہ سے ہندوستان کے علماء نے متفقہ طور پر اس کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

میرے بھائیو! اب مسلمان کا فرض صرف کمانا' کھانا' کوٹھی میں رہنا بچے جننا ہی نہیں ہے یہ تو گنگا رام اور ہری سنگھ بھی کرتا ہے۔ پھر ایک مسلمان میں فرق کیا رہا' ہمارا فرض قرآن اور نبوت کی حفاظت کرنا ہے۔ اس لئے میں سخت غصہ میں فتویٰ دیتا ہوں جن لوگوں نے فقط اردو میں قرآن بنایا ہے وہ اس کو جلا دیں۔ کیونکہ اس سے توراۃ اور انجیل کی طرح تحریف کا دروازہ کھلتا ہے۔

یاد رکھئے اردو قرآن کا خریدنا' بیچنا' پڑھنا گناہ کا کام ہے۔ اسی طرح تو توراۃ اور انجیل محرف ہوئی ہیں۔

میرے دوستو! کھانا' پینا' بیوی لانا اور گھر بنانا۔ بچے جننا پوتے نواسے دیکھنا' اتنا کام تو ہندو اور سکھ

کھانا' پینا' بیوی لانا' گھر بنانا' بچے جننا' پوتے نواسے دیکھنا یہ کام تو ہندو اور سکھ بھی کرتے ہیں تم نے کیا کام کیا؟ خدا کی توحید کو زندہ رکھنا' رسولؐ کی نبوت کو زندہ رکھنا' اسلام کے خلاف کسی مذہب کو غلبہ نہ پانے دینا' یہ فرض عین ہے جو قوم پر من حیث القوم عائد ہوتا ہے

بھی کرتے ہیں تم نے کیا کام کیا؟ خدا کی توحید کو زندہ رکھنا' رسول کی نبوت کو زندہ رکھنا' قرآن کے بعد کسی وحی کو تسلیم نہ کرنا' اسلام کے خلاف کسی مذہب کو غلبہ نہ پانے دینا' یہ فرض عین ہے جو قوم پر من حیث القوم عائد ہوتا ہے۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آسان نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا

جس وقت سے مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اسی وقت سے علماء نے مخالفت کی۔ حالانکہ وہ سرکار انگریزی کا خود کاشتہ پودا تھا۔ انگریز اس کا پشت پناہ تھا میں انگریزی دان حضرات کو بتاتا ہوں وہ کیا کرتے ہیں کہ علماء ان کی تکفیر کرتے ہیں' یاد رکھئے سب سے پہلے مرزا نے دنیا کے مسلمانوں کو کافر اور جہنمی کہا ہے۔ اور اپنے مخالفوں کو جنگلوں کے خنزیر اور اس کی عورتوں کو کتیوں سے بد تر قرار دیا ہے۔ (دیکھو انجام آتھم ص ۲۲ اور نجم الہدیٰ ص ۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

وہ کہتا ہے میرے معجزات کو نہ ماننے والا شیطان ہے اور خدا نے مجھے ہزارہا نشانات (معجزات) دیئے ہیں لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۳۱۷)

وہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں' ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی بھی ہیں اور رسول بھی ہیں۔ (اخبار البدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پھر کہتا ہے جو شخص میرے دعویٰ (نبوت) کی تصدیق نہیں کرتا وہ رنڈیوں (کنجریوں) کی اولاد ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرات! مرزا صاحب کے انہی خرافات کی بناء پر علماء کرام نے باتفاق رائے اس کے کافر ہونے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور جو مرزا غلام احمد کو نبی مانیں یا مجدد مانیں انہیں بھی علماء کرام نے باتفاق رائے خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

اگر آپ اپنے اصلی اور سچے رسول اللہ ﷺ والے اسلام کو ان درندوں سے محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ سے اپیل کروں گا کہ مرزا غلام احمد کی امت کو مسلمانوں سے جدا دوسری اقلیتوں کی طرح ایک اقلیت ہونے کا باتفاق رائے اعلان کریں۔ مجھے امید واثق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی امت میری اس اپیل کو منظور فرمائے گی۔

وما علینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

○

تبصرہ کتب

نام کتاب : **جدید فقہی تحقیقات**
مرتبہ : مولانا سید نصیب علی شاہ
قاری محمد عبداللہ
صفحات : ۳۶۸
قیمت : ۲۲۵
ناشر : مکتبہ جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا' کراچی

موجودہ دور میں جس طرح نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اس کے لئے ضرورت تھی کہ علماء کرام کی فقہی کونسل ہو جس کے تحت مختلف موضوعات پر سیمینار منعقد کئے جائیں اور نئے مسائل پر علماء کرام متفقہ موقف پیش کریں اس سلسلے میں مرکز اسلامی بنوں نے پہل کی اور فقہی کونسل کی تشکیل کے سلسلے میں ایک فقہی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا جس میں پاکستان اور ہندوستان سے علماء کرام اور مفتیان کرام کو مدعو کیا اور مختلف موضوعات بھی تجویز کئے کہ اس پر مقالات تحریر کرکے اس کانفرنس میں پیش کئے جائیں۔ یہ کانفرنس اس اعتبار سے بہت کامیاب رہی کہ اس میں بڑے بڑے علماء کرام اور مفتیان عظام نے بہت اہم موضوعات پر تحقیقی مقالے پیش کئے اور ایک فقہی کونسل بھی تشکیل پائی۔ ان تمام مقالات کو یکجا کرکے جامعہ بنوریہ نے "جدید فقہی تحقیقات" کے عنوان سے شائع کر دیا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تقریظ جو کہ مسائل کے بارے میں ایک مقالے کی شکل میں ہے اس میں ایک اہم اضافہ ہے۔ جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی' مفتی نظام الدین شامزئی' مفتی عبدالشکور ترمذی' مولانا عبدالرشید نعمانی' مولانا فضل الرحمان' مولانا عبدالوصی' پروفیسر احسان الدین' مولانا محمد امین صفدر' مولانا عبدالواحد' مولانا محمد خان شیرانی' مولانا محمد مراد' ڈاکٹر محمد فاروق' مولانا غلام الرحمان تقریباً" ستائیس علماء کرام نے فقہی مجلس کا قیام' علوم الانبیاء اور تفقہ فی الدین' جدید فقہی مباحث' اجتہاد و تقلید' معاشرتی ارتقاء اور فقہی مسائل پر اس کے اثرات' اجتہاد اور فقہ اسلامی کی تدوین جدید' دارالعلوم دیوبند کی فقہی خدمات' فقہ حنفی کی عالمگیریت' امام اعظمؒ کی محدثانہ حیثیت' بیمہ کے موجودہ طریقے' نظام بینکاری' پوسٹ مارٹم

باقی صفحہ ۲۰ پر

محمد اقبال رنگونی........مانچسٹر

مرزا طاہر

آئینہ انجام میں آج اپنی ادا دیکھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ جنگ لندن کی ۱۴ جنوری کی اشاعت میں صفحہ اول پر قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں قادیانی سربراہ نے دعوی کیا ہے کہ

(۱) ختم نبوت کے مولوی قادیانی جماعت پر بے بنیاد الزامات لگا رہے ہیں اور ان کی طرف وہ عقیدے منسوب کرتے ہیں جو ان کے نہیں ہیں

(۲) سابق صدر پاکستان محمد ضیاء الحق قادیانی سربراہ کے مباہلے کے نتیجہ میں شہید ہوئے ہیں

(۳) ملک کی ہر خرابی کا ذمہ دار ملاں ہے

(۴) پاکستان قادیانیوں کی وجہ سے بنا اور انہی کی وجہ سے بچا ہوا ہے

(۵) قادیانی سربراہ مباہلے سے نہیں بھاگا اس کا چیلنج اب بھی موجود ہے

(۶) مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف سب سے زیادہ دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کیا گیا ہے ۔

الجوب

قادیانی سربراہ کے ان دعووں کا بغور جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس وقت قادیانی سربراہ ذہنی طور پر سخت پریشانی میں مبتلا ہے اور اس کی جماعت اندرونی طور پر خاصی خلفشار کا شکار ہو چکی ہے۔ قادیانی سربراہوں کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ وہ اس قسم کے مواقع پر اپنی جماعت کی توجہ دوسری طرف مبذول کرا دیتے ہیں تاکہ قادیانی سربراہ کے خلاف بڑھتی ہوئی بے اعتمادی کی فضاء کچھ عرصہ کے لئے دب جائے اور اس کا اقتدار محفوظ ہو جائے اور اس کی حکومت اپنے بندوں پر کچھ وقت اور رہ سکے۔ مرزا طاہر کے دور میں قادیانی گروہ کو جس ذلت و نفت کا سامنا کرنا پڑا ہے شائد ہی کسی اور سربراہ کو اس سے گزرنا پڑا ہو۔ یہ مرزا طاہر ہی کا دور ہے کہ جہاں قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کے استعمال کرنے سے روک دیا گیا اور اسے اپنی جائے پناہ(ربوہ) سے راتوں رات بھاگ کر لندن میں پناہ لینی پڑی۔

؎ پہنچی وہی پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

یہاں بھی علماء دین اور مسلمانوں نے اسکا محاسبہ کیا مگر اسے ان کے سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ قادیانی عوام نے اپنے سربراہ کی اس ذلت اور رسوائی سے اندر ہی اندر تڑپ رہے ہیں اور بار بار یہ سوال کر رہے ہیں کہ اگر اسے میدان مباہلہ میں آنے کی جرات نہیں تو اسے اس بار بار کے اعلان مباہلہ کی کیا ضرورت تھی؟ قادیانی سربراہ نے اپنی بے بسی چھپانے کے لئے مباہلہ کے ایک نئے معنی گھڑ کر گھر بیٹھے مباہلہ کی دعوت دے رہا ہے حالانکہ حضور اکرمؐ نے نصاری نجران کو میدان مباہلہ میں آکر مباہلہ کی دعوت دی تھی سو مرزا طاہر کے دور میں قادیانی عوام جس بیچارگی کی تصویر بنے ہیں وہ قادیانی تاریخ کا ایک تاریک دور سمجھا جائے گا یہی وجہ ہے کہ قادیانی سربراہ کے خلاف اندر ہی اندر بغاوت کا لاوا پک رہا ہے اور اس کی قیادت پر بے اعتمادی کی فضاء بڑھتی جا رہی ہے ان حالات میں قادیانی سربراہ اپنے عوام کو مطمئن کرنے کے لئے کبھی مباہلے کا شوشہ چھوڑتا ہے کبھی بددعاؤں کی الفاظ دہراتا ہے کبھی خوشخبریاں دیتا ہے کبھی ان کے دن پھرنے کی بشارتیں دیتا ہے۔ مگر بات وہیں کی وہیں رہ جاتی ہے۔

مرزا طاہر کا مذکورہ بیان (جسے روزنامہ جنگ

نے بڑی فراخ دلی کے ساتھ صفحہ اول پر شائع کیا ہے) کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں یہ سب بے بنیاد دعوے ہیں اور یہ اسکی صرف اپنی جماعت کو خوش کرنے کی اسکیم ہے۔ آیئے ہم ان مرزا طاہر کے دعووں پر سرسری نظر کریں اور اس کے دجل و فریب اور اس کی بیچارگی دیکھیں۔

(۱) قادیانی عقائد کے بارے میں علماء اسلام کے بیانات اور قادیانی کتابوں کے حوالاجات کو بے بنیاد بتانا خود ایک بے معنی دعویٰ ہے اور یہ مرزا طاہر کا خود ایک اعتراف شکست ہے اگر یہ الزامات اور حوالاجات واقعی بے بنیاد ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی سربراہ کو انہیں بے بنیاد ثابت کرنے کے لئے سامنے آنے کی جرات کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ قادیانی سربراہ کا سامنے نہ آنا اور بار بار بلانے کے باوجود گھر بیٹھے بیٹھے اسے بے بنیاد کہنا اس بات کی کھلی شہادت ہے یہ الزامات اور حوالاجات اپنے اندر اتنا وزن لئے ہوئے ہیں کہ قادیانی سربراہ اسے اٹھانے کی سکت نہیں رکھتا اور ان کا دفاع کرنے کی اسے جرات نہیں ہو رہی' اور نہ ہی کسی قادیانی مبلغ کی اتنی جرات ہے کہ وہ مرزا طاہر کی نمائندگی کرتے ہوئے ان حقائق و شواہد کو بے بنیاد ثابت کرنے کے لئے اس کی طرف سے میدان مباہلہ میں آنے کی ہمت کرے۔

قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں ان الزامات کو بے بنیاد ثابت کرنے کا کھلا موقع دیا گیا تھا کہ قومی اسمبلی میں صرف علماء اسلام نہ تھے قوم کے نمائندے بھی تھے مرزا ناصر کو اس کھلی فضاء میں اتنی جرات نہ ہو سکی کہ وہ الزامات کو غلط ثابت کر سکے۔ دنیا نے دیکھا کہ سب کے سب الزامات حقائق کی صورت میں سامنے آتے گئے علماء کی باتیں چی تلی رہیں اور وہ بیانات مرزا ناصر کے سر پر لٹکتی تلوار بنے رہے۔ مرزا طاہر نے اس منظر کا خود مشاہدہ کیا ہو گا کہ مرزا ناصر وہاں کس طرح ضربت علیہم الذلہ والمسکنہ کی تصویر بنا ہوا تھا۔ اگر یہ الزامات بے بنیاد ہوتے تو پاکستان کی قومی اسمبلی جس میں غیر علماء کی بہت بڑی تعداد تھی کبھی قادیانیوں کی تکفیر پر اتفاق نہ کرتی اور نہ عالم اسلام کی تنظیم رابطہ عالم اسلامی قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتی۔ علمائے اسلام ہوں یا قوم کے نمائندے یا عالم اسلام کی تنظیم ان سب کا قادیانیوں کے کفر پر متفق ہونا کیا اس بات کی دلیل نہیں کہ یہ سب الزامات بے بنیاد نہ تھے بلکہ یہ سب حقائق ہیں اور قادیانی انہیں اپنے عقیدے مانتے ہیں اور ان کی بنیادیں اتنی گہری ہیں کہ مرزا بشیر الدین اور اور مرزا طاہر کے پیروکار تو کجا قادیانیوں کی لاہوری جماعت بھی انہیں بے بنیاد اور غلط ثابت کرنے میں ناکام رہی

سو قادیانی عقائد قطعی ہیں ان کو بے بنیاد کہنا اسی کا کام ہو سکتا ہے جو اس وقت ذہنی کوفت میں مبتلا ہو اور اپنی چلائی ہوئی چکی میں خود ہی پس رہا ہو یا جسے اپنے اقتدار کے کھو جانے کا خطرہ پیدا ہو چلا ہو اور اس کی جماعت کے لوگ اس کے آگے سر اٹھا رہے ہوں۔

(۲) مرزا طاہر کا دعویٰ ہے کہ سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اسکے مباہلہ کے نتیجے میں ہلاک ہوئے ایک بے بنیاد دعویٰ ہے۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے مرزا طاہر کو نہ کبھی قابل خطاب سمجھا نہ کبھی اس کے بیان کو پرکاہ کی حیثیت دی اور نہ کبھی مرزا طاہر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے خلاف میدان مباہلہ میں آیا۔ نہ صدر ضیاء الحق کا کوئی آسمانی دعویٰ تھا کہ اس کے خلاف کسی کو مباہلہ کی ضرورت ہو مرحوم کی شہادت بین الاقوامی طور پر ایک سازش کے تحت ہوئی یہ کوئی مباہلہ کا نتیجہ نہ تھی۔ مباہلہ کی مار کس طرح طلے پائے اسکے لئے خود مرزا طاہر کی یہ تحریر دیکھئے:

"دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ ہے یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو"۔ (مباہلہ کا کھلا چیلنج ص ۲۵)

قادیانی سربراہ نے اپنی اس تحریر میں تسلیم کیا ہے کہ مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والے کسی بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کی وجہ سے ہلاک نہ ہوا ہو اور نہ اس میں مکر و فریب کا جال بچھایا گیا ہو اس میں انسانی ہاتھوں کا کوئی دخل نہ ہو بلکہ ایسی موت مرے کہ سب کو یقین ہو جائے کہ یہ محض قدرت کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس اصول کو تسلیم کیا ہے (دیکھئے مجموعہ اشتہارات ج ۳)

پوری دنیا جانتی ہے کہ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی شہادت میں انسانوں کی شرارت کا دخل

قادیانی سربراہ کے خلاف اندر ہی اندر بغاوت کا لاوا پک رہا ہے اور اس کی قیادت پر بے اعتمادی کی فضاء بڑھتی جا رہی ہے' ان حالات میں قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر اپنی عوام کو مطمئن کرنے کے لئے کبھی مباہلے کا شوشہ چھوڑتا ہے' کبھی خوشخبریاں دیتا ہے' کبھی ان کے دن پھرنے کی بشارتیں دیتا ہے' مگر بات وہیں کی وہیں رہ جاتی ہے

تھا کسی کا مکروفریب طیارے کی تباہی کا سبب بنا اور یہ ایک سازش تھی جس کے تحت جنرل محمد ضیاء الحق اور ان کے رفقاء کو قتل کیا گیا۔ یہ تخریب کاری اور سازش کس کی تھی اور کس کی نہیں اس وقت اس سے بحث نہیں لیکن یہ بات بین الاقوامی سطح پر تسلیم کی گئی ہے کہ یہ ایک سازش تھی جس میں بعض بندوں کی شرارت اور مکروفریب کا پورا پورا عمل دوخل تھا۔ ان کا اس سازش کو مباہلہ کا نتیجہ کہنا خود مرزا طاہر اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تصریح کے خلاف ہے۔ یہ بات قادیانی عوام کے لئے قابل غور ہے کہ ان کا سربراہ کس قدر متضاد بیانات کا شکار ہے؟ کیا یہ مرزا طاہر کے ذہنی طور پر سخت بیمار ہونے کی علامت نہیں کہ مباہلہ کا ایک اصول خود ہی طے کرتا ہے اور خود ہی اس اصول کی مخالفت پر اتر آتا ہے۔

مرزا طاہر کا کہنا ہے کہ اس نے جنرل محمد ضیاء الحق کو پہلے سے یہ کہا تھا کہ سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں ہے مرزا طاہر کے اپنے پمفلٹ میں کسی جگہ ان باتوں کا نام ونشان نہیں ہے۔ یہ سب باتیں واقعہ کے بعد گھڑی گئی ہیں تاکہ اسے اپنی ولایت کا نشان بتایا جاسکے۔ مرزا طاہر کی اس بات میں ذرا بھر بھی صداقت ہوتی تو مرحوم کی شہادت کے فوراً" بعد یہ بات اخبارات کی سرخی بنتی اسے اخبار میں لایا جاتا اور اپنے لکھے ہوئے الفاظ کو بطور دلیل پیش کیا جاتا۔ مرزا طاہر یہ کہہ کر اپنے عوام کو تو بے وقوف بنا سکتا ہے کہ اس نے رات کو ایک خواب دیکھا تھا اور جمعہ کے دن اسے بیان کیا تھا لیکن حقائق کی دنیا میں اس کی کوئی وقعت نہیں۔ ہم آج بھی قادیانی سربراہ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے پمفلٹ میں یہ بیان دکھائے جو (۱۳ جنوری کے جنگ لندن میں) شائع ہوئے ہیں اگر وہ نہیں دکھا سکتا تو اس کا یہ دعوی بے بنیاد نہیں تو اور کیا ہے؟۔

مرزا طاہر کی اس غلط بیانی اس زیب داستان نے ہمیں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیش آنے والے ایک واقعہ کی یاد تازہ کرادی ہے اور پھر سے ایک بار یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ قادیانی سربراہ کس طرح اپنے بیانات میں دجل وفریب کا جال بچھاتے ہیں اور اپنے عوام کو بدھو بنا کر انکے ایمان اور انکے جیبوں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ یہ دلچسپ واقعہ آپ بھی پڑھیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک مخالف پنڈت لیکھرام تھا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے مباحثے ہوتے تھے اور انکا موضوع اسلام نہیں خود مرزا غلام احمد کا مامور من اللہ ہونا تھا اور اسی کو لیکھرام چیلنج کرتا تھا اس نے مرزا قادیانی کو پوری طرح بے بس کر رکھا تھا مرزا قادیانی نے حسب عادت اسکے متعلق ایک پیشگوئی سنادی کہ "چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص...... عذاب شدید میں مبتلا ہوجائے گا اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی عذاب نازل نہیں ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالی کی طرف سے نہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۵۱)

مرزا قادیانی نے اس پیشگوئی میں لیکھرام کے ہلاک ہونے کے لئے خرق عادت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی موت جس میں کسی انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہ ہو اور عادتاً" اس طرح موت کبھی نہ ہوتی ہو

مرزا قادیانی کے کچھ عرصہ بعد پنڈت لیکھرام کو اس کے کسی دشمن نے چھری سے قتل کر دیا۔ چھری سے قتل کرنا کوئی خرق عادت بات نہیں اور نہ تو یہ تاریخ کا پہلا اور انوکھا واقعہ ہے۔ اس طرح کے قتل عام ہوتے ہیں اور انسانی ہاتھوں ہوتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں کئی پھانسیاں بھی لگتی ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے ہاتھ کی صفائی دیکھئے کہ اس نے کس طرح اپنے بیان کو بدلا اور کہاں کی بات کہاں لگائی۔ اس نے لیکھرام کی لاش کی ایک تصویر اپنی کتاب میں شائع کی اور اس کے حاشیہ میں لکھا کہ میں نے اس کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ چھ برس تک چھری سے مارا جائے گا (نزول المسیح ص ۵۵۳)

مرزا قادیانی کا وہ بیان جو آئینہ کمالات میں شائع ہوا تھا اس میں چھری کا لفظ کہیں نہ تھا۔ اس بیان میں لیکھرام کے خرق عادت ہلاک ہونے کی خبر دی گئی تھی؟ یہ مرزا قادیانی کا دجل وفریب ہے کہ اس نے اپنے سابقہ بیان میں یہ الفاظ بڑھادیئے تاکہ قادیانی عوام کو بے وقوف بنا سکے اور اپنی بات کو حالات کے مطابق ڈھال سکے۔

(نوٹ) پنڈت لیکھرام کو کس نے قتل کرایا یہ معلوم نہ ہوسکا۔ انگریزوں کا دور تھا وہی اس راز دروں سے واقف ہونگے۔ تاہم مرزا قادیانی کی تحریروں سے بھی تاڑنے والے بہت کچھ تاڑ لیتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے یہ الفاظ ملاحظہ کریں

خونی فرشتہ جو میرے اوپر ظاہر ہوا اور اس نے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۱) (اور اس سے پہلے یہ لکھا کہ) ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل میرے سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور اسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا تھا کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں ہے اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ (ایضاً ص ۲۹۷)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس خونی فرشتہ کو معلوم نہ تھا کہ لیکھرام کہاں موجود ہے کیا اسے خدا نے نہیں بتایا ہوگا کہ فلاں جگہ جاکر اسے چھری سے قتل کرنا ہے۔ آخر اس خونی فرشتے کو مرزا قادیانی کے پاس آکر یہ پوچھنے کی ضرورت کیوں ہوئی کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اس قسم کے سوالات وہی خونی فرشتے کرتے ہیں جنہیں اس خاص مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ اور اس کو آکر

مرزا طاہر کے دور میں قادیانی گروہ کو جس ذلت وخفت کا سامنا کرنا پڑا ہے شاید ہی کسی اور سربراہ کو اس سے گزرنا پڑا ہو' یہ مرزا طاہر کا ہی دور ہے کہ جہاں قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کے استعمال کرنے سے روک دیا گیا اور اسے اپنی جائے پناہ (ربوہ) سے راتوں رات بھاگ کر لندن میں پناہ لینی پڑی

ے پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

پوچھتے ہیں جس نے اسے تیار کیا ہو بعض لوگ اس خونی فرشتے کا نام بسمن لال بتاتے ہیں جس کا ذکر مرزا غلام قادیانی کی مقدس کتاب تذکرہ کے صفحہ ۵۱۵ میں ملتا ہے۔ ہمیں اس وقت اس کی تحقیق مقصود نہیں کہ لیکھرام کو کس نے قتل کیا تھا۔

پنڈت لیکھرام کے حامیوں کا دعوی تھا کہ یہ قتل مرزا غلام احمد قادیانی کے اشارے پر کیا گیا اور انہوں نے اس کی رپوٹ بھی لکھوائی تھی تاکہ اسے گرفتار کیا جائے لیکن انگریزوں کا یہ خود کاشتہ پودا گرفتار کیسے ہو سکتا تھا مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"لیکھرام کے قتل ہو جانے پر آریوں نے میری نسبت بہت شور مچایا اور میرے گرفتار ہونے کے لئے سازشیں کیں چنانچہ بعض اخبار والوں نے ان باتوں کو اپنی اخباروں میں بھی درج کیا۔" (نزول المسیح ص ۱۷۵)

ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ واقعہ کے وقوع پذیر ہو جانے کے بعد اپنے بیان میں تبدیلی کرنا قادیانیوں کی عادت رہی ہے۔

مرزا طاہر نے بھی سانحہ بہاول پور کے وقوع پذیر ہونے کے بعد اپنے بیان میں عبارتوں کی عبارتیں بڑھائیں۔ جس کا اس کے پمفلٹ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ قادیانیوں میں کوئی لکھا پڑھا آدمی نہیں جو مرزا طاہر سے دریافت کرے کہ اس نے یہ بیان جو اب دے رہا ہے اپنے پمفلٹ کے کس صفحہ پر لکھا تھا؟

حاصل کلام یہ کہ مرزا طاہر کا یہ دعوی کہ جنرل محمد ضیاء الحق اسکے مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے ہیں ایک بے بنیاد دعوی ہے۔

(۳) مرزا طاہر کا یہ دعوی کہ ملک کی ہر خرابی کا ذمہ دار ملاں ہے یہ بھی ایک بے بنیاد دعوی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ملک کے اعلی ترین عہدے پر کبھی کوئی ملاں فائز نہیں ہوا اور نہ کبھی وزیر اعظم رہا ہے نہ وزیر دفاع۔ نہ وزیر خزانہ رہا ہے نہ وزیر خارجہ۔ نہ کبھی اسے اقتصادیات کا نگران بنایا گیا ہے اور نہ کبھی اسے ملکی سطح پر اسے اخلاقی قدروں کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ملک کی ہر خرابی کا ذمہ دار ملاں کیونکر ہو گیا؟۔ ہم اس وقت ملک کے پچاس سالہ دور کو زیر بحث نہیں لاتے اور نہ واقعات کے ذریعہ یہ ثابت کرتے ہیں ملک کی اصل خرابی کا ذمہ دار کون سا گروہ اور طبقہ ہے۔ تاہم آج (۱۵ جنوری ۹۷ء) کے روزنامہ جنگ لندن کے صفحہ اول پر پاکستان کے سابق وزیر اعظم نواز شریف کا یہ بیان ملاحظہ کریں کہ

ہماری حکومت کو سازش کے ذریعہ ختم نہ کیا جاتا تو آج ملک کی تمام خرابیاں دور ہو چکی ہوتیں انہوں نے کہا کہ ملک کو لوٹا سیاست نے تباہ کیا ہے۔ (روزنامہ جنگ لندن کے مدیر نے اس پر جلی طور پر یہ سرخی جمائی ہے کہ ملک کو لوٹا سیاست نے تباہ کیا ہے)

اس سے مرزا طاہر کا یہ دعوی خود بخود بے وقعت اور غلط ہو جاتا ہے کہ ملک کی ہر خرابی کا ذمہ دار ملاں ہے۔ سیاست دان چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ ملک کی تباہی کے ذمہ دار کون ہیں مگر قادیانی سربراہ یہ جھوٹ کہتے ذرا نہیں شرماتا کہ ملک کی خرابی کا ذمہ دار ملاں لوگ ہیں۔

(۴) مرزا طاہر کا یہ دعوی کہ پاکستان قادیانیوں کی دعا کی وجہ سے بنا ہے یہ بھی ایک بے بنیاد دعوی اور جھوٹ ہے۔ اگر بالفرض پاکستان قادیانیوں کی دعاؤں سے بنا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا دارالاماں قادیان ضلع گورداسپور کس کی بددعاؤں سے بھارت کے ہاتھ چلا گیا؟ بڑے افسوس کی بات ہے کہ سارے قادیانی مل کر بھی اپنے دارالاماں (قادیان ضلع گورداسپور) کو پاکستان کا حصہ نہ بنا سکے اور اسے بھارت کے حوالے کر آئے۔

حق یہ ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان کی حمایت نہیں کی بلکہ یہ ہمیشہ اکھنڈ بھارت کے قائل رہے ہیں اور یہ بات وہ محض سیاست کے طور پر نہیں کہہ رہے تھے بلکہ انکا عقیدہ انہیں یہ بات کہلوا رہا تھا۔ مرزا طاہر کے باپ مرزا بشیرالدین کھل کر اکھنڈ بھارت کے گیت گاتا تھا اور اپنے عوام کو کہتا تھا کہ پاکستان کا قیام عارضی ہے اور اس کی کوشش کرو کہ یہ عارضی جدائی جلد ختم ہو اور ہندوستان اکھنڈ بھارت رہے (دیکھئے الفضل ۱۷ مئی ۴۷ء) حتی کہ اس نے اپنے مریدوں کو اس بات کی وصیت کی کہ موقعہ ملتے ہی قادیانی خاندان کی لاشوں کو پاکستان سے منتقل کرکے بھارت پہنچادیں۔ اگر پاکستان قادیانیوں کی دعاؤں سے بنا ہے تو یہ لاشوں تک کی منتقلی کس سیاست اور عقیدہ کی رو سے ہندوستان کو کی جارہی ہے۔ تاریخ احمدیت کا مولف اقرار کرتا ہے کہ ہم دل سے پہلے ہی اکھنڈ ہندوستان کے قائل تھے... اور اب بھی اپنا یہی عقیدہ ہے۔ (دیکھئے ج ۱ ص ۲۷۶)

(۵) مرزا طاہر کا یہ دعویٰ کہ وہ مباہلہ سے نہیں بھاگا قادیانی عوام کو تو بے وقوف بنا سکتا ہے لیکن حقائق کی رو سے یہ جھوٹ کی بدترین قسم ہے۔ سابق قادیانی سربراہ کی موت کے بعد اسے میدان مباہلہ میں آنے کی دعوت دی گئی اور آج تک اسے سامنے آنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ برطانیہ کے اردو اخبار گواہ ہیں کہ اسے مسلمانوں کے ہر مکتب فکر کے علماء نے مباہلہ کے میدان میں بلایا مگر وہ ہمیشہ راہ فرار اختیار کرتا رہا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس نے مباہلہ کا چیلنج دینے کے باوجود سامنے آنا منظور نہ کیا اور مباہلہ کے معنی اور مفہوم کو مسخ کر کے اپنے عوام کو مغالطے دیتا رہا کہ میرا چیلنج اب بھی موجود ہے۔ یقین نہ آئے تو جنگ لندن کے مدیر سے ہی پوچھ لیجئے

ہم یہ فیصلہ یورپ کے مسلمانوں پر اور خود قادیانی عوام پر چھوڑتے ہیں کہ مباہلہ کے میدان میں آنے سے کون بھاگا اور کن لوگوں نے مباہلہ کے میدان میں ثابت قدمی دکھائی ہے۔ قادیانی عوام اگر اپنے سربراہ کی بات کو کچھ بھی وزن دیتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے سربراہ کو میدان مباہلہ میں آنے کے لئے تیار کرتے وہ اگر اب بھی ایسا کریں تو انشاءاللہ تعالیٰ حق ثابت اور باطل کے فرار کا منظر اب بھی دیکھ لیں گے۔

(۶) مرزا طاہر کا یہ دعویٰ کہ تاریخ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف سب سے زیادہ دریدہ دہنی ہوئی ہے بے بنیاد دعویٰ ہے۔ تاریخ گواہ ہے اور مرزا قادیانی کی اپنی تحریرات اس بات کی کھلی شہادت ہیں کہ مرزا غلام قادیانی نے اللہ تعالیٰ انبیاء اکرام۔ پیارے نبی اکرم حضورؐ اور علماء دین اور اہل اسلام کے خلاف جس دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا ہے اتنا کسی اسلام دشمن نے بھی نہیں کیا ہوگا۔ یقین نہ آئے تو مغلظات مرزا نامی رسالہ ملاحظہ کیجئے جس میں مرزا قادیانی کی تحریرات سے وہ تمام مغلظات بقید صفحہ وسطر جمع کئے گئے ہیں جس نے تاریخ کے بڑے بڑے دریدہ دہنوں کو بھی مات دے دی ہے۔

مرزا قادیانی کے ان مغلظات کے جواب میں اگر کسی مسلمان نے اگر کوئی سخت جملہ لکھا تو یہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا کی رو سے ہوگا تاہم مرزا طاہر کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ کسی عدالت کے جج صاحبان سے فیصلہ کرائیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے لئے جو زبان استعمال کی وہ دریدہ دہنی ہے یا علماء اسلام نے انکے خلاف جو زبان استعمال کی ہے۔

مرزا طاہر کے بیان کا ہم نے یہ مختصر جواب پیش کر دیا ہے جس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ قادیانی سربراہ کا بیان جھوٹ اور بوکھلاہٹ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ہم یہاں پھر ایک بار عرض کئے دیتے ہیں کہ قادیانی سربراہ کے ان دعوؤں میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور اگر اسے اپنے ان دعوؤں پر اصرار ہے تو انہیں ہمارا یہ مطالبہ ماننے میں کوئی جھجک نہیں ہونی چاہیے کہ وہ اپنی مرضی سے جگہ اور وقت کا تعین کرکے بذریعہ اخبار ہمارے سامنے آئیں مطلع کریں انشاءاللہ وہ ہمیں میدان مباہلہ میں پیچھے نہ پائیں گے اگر انہیں میدان مباہلہ میں آنے کی ہمت نہ ہو تو پھر انہیں چاہیے کہ ایسی بیان بازی سے اجتناب کریں جنکی پڑھے لکھے حضرات کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔

اندکے تو گفتم ولیک ترسیدم
کہ آزردہ دل نشوی ورنہ سخن بسیار است

●●

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لیہ

امیر : مولانا غلام فرید مہتمم دارالعلوم فاروقیہ
ناظم : قاری محمد ابوبکر
ناظم تبلیغ : مولانا محمد قاسم
ناظم نشرواشاعت : چوہدری محمد اسلم
خازن : چوہدری احسان الحق
نمائندہ مجلس عمومی : حضرت مولانا غلام فرید صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک سرور شہید

امیر : حضرت مولانا عبدالمجید صاحب
ناظم : حضرت مولانا نذیر احمد صاحب
ناظم تبلیغ : مولانا محمد طاہر صاحب
ناظم نشرواشاعت : مولانا غلام محمد صاحب
خازن : مولانا خدا بخش حقانی
نمائندہ مجلس عمومی : حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ

امیر : مولانا محمد حسین صاحب
ناظم : صوفی شفیق صاحب
ناظم تبلیغ : مولانا عبدالرحیم صاحب
ناظم نشرواشاعت : شیخ عبدالرزاق
خازن : حاجی محمد حسین
نمائندہ مجلس عمومی : حضرت مولانا عبدالرحیم

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈولے والا ضلع بھکر

امیر : مولانا محمد بختاور عثمانی
ناظم : جناب عبدالمجید ساجد
ناظم تبلیغ : مولانا ضیاء الرحمن صاحب
ناظم نشرواشاعت : شفاء اللہ
خازن : محمد اقبال
نمائندہ مجلس عمومی : جناب عبدالمجید ساجد

○

مولانا منظور احمد الحسینی.....لندن

مرزا قادیانی اور عورتیں

بانی امت مرزائیت مرزا غلام احمد کی مشہور کتاب "تذکرہ" جو اس کے الہامات' رویا اور کشوف کا مجموعہ ہے' کا کچھ عرصہ پہلے بالاستیعاب مطالعہ کا موقع ملا' اس میں مرزا قادیانی کے رطب و یابس' عربی' اردو' انگریزی اور فارسی الہامات کو جمع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی قادیانی صرف اس کتاب کا ہی غور سے مطالعہ کرلے تو قادیانیت کی حقیقت اس پر منکشف ہوسکتی ہے' بشرطیکہ اس کا مطالعہ نیک نیتی سے ہو۔ اس کتاب کے تفصیلی مطالعہ سے جہاں اور بہت سی باتیں سامنے آئیں وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے گھر میں خدمت گار عورتوں کا پورا ایک سلسلہ تھا۔ مرزا قادیانی کے ایک خصوصی مرید پیر سراج الحق نعمانی نے اپنی مشہور کتاب "تذکرۃ المہدی" جلد اول میں مرزا صاحب کے گھر کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا ہے' چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"پچاس ساٹھ کے قریب عورتیں (مرزا قادیانی کے گھر کے) اندر زنانہ میں ہوتی تھیں اور ان کی باتوں کا ایک شور و غل رہتا تھا کوئی ہنستی کوئی کھیلتی کوئی لڑتی لیکن اس طرف آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کی توجہ نہ ہوئی تھی اور کچھ پروانہ کرتے۔ ایک عورت نما کر اٹھی اور اس کا کپڑا دور رکھا تھا وہ اٹھ کر کبڑی کبڑی نیوڑھی نیوڑی جاکر کپڑا اٹھا لائی۔ دوسری عورت نے کہا پنجابی زبان میں اری فلانی مرزا جی بیٹھے ہیں تو برہنہ کپڑا اٹھالائی اس نے جواب دیا مرزا جی تو اندھے ہیں"۔

(ص ۲۵۵)

☆ ظاہر ہے کہ جب گھر کا یہ حال ہوگا تو خواب بھی اسی قسم کے نظر آئیں گے اور کشوف بھی اس قسم کے ہوں گے۔ اس قسم کے چند کشوف و رویا "تذکرہ" سے ہم ہدیہ قارئین کر رہے ہیں:

اکھ کھلی تے نظر نہ آیو ...... تے سپنے

درج.......

"۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ روز دو شنبہ آج میں (مرزا غلام احمد) نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود (نصرت جہاں بیگم) اور ایک عورت بیٹھی ہے تب میں ایک مشک سفید رنگ میں پانی لاکر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکایک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دیئے تھے....... گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آگئی ہوں' میں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغل گیر ہوئی' اس کے بغل گیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فالحمدللہ علی ذالک"۔

(تذکرہ ص ۱۹۷ طبع سوم)

روشن بی بی:

"اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازہ پر آکھڑی ہوئی ہے اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوں تب میں نے کہا کہ ...... آ..... روشن بی بی اندر آجا"۔ (تذکرہ ص ۱۹۷)

ملکہ وکٹوریہ مرزا کے گھر میں:

"رویا ۱۸۹۹ء صبح حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کو یہ رویا ہوتی ہے کہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ گویا حضرت اقدس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) رویا میں عاجز راقم عبدالکریم کو جو اس وقت حضور اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کے پاس بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے یہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے"۔

(تذکرہ ص ۳۳۷)

بھانو:

"تب میں نے ایک عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی جس کا نام بھانو تھا"۔

قادیانی امت کے نبی کی نبوت' الہام' کشف' رویا سب کچھ عورت کے گرد گھومتے ہیں جو شخص عورت اور جنس عورت کا اس قدر پوجاری ہو اور اس کو ہی اپنی نبوت کا معیار ٹھہرائے ایسے شخص کو نبی تو کجا شریف انسان کہا جاسکتا ہے؟

☆ یہ وہی خاتون ہے جس کا تذکرہ مرزا بشیر احمد نے سیرت المہدی میں کیا ہے "حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مساۃ بھانو تھی وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور مرزا غلام احمد کو دبانے بیٹھی' چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا "بھانو آج بڑی سردی ہے' کہنے لگی ہاں جی تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں این" یعنی جی ہاں جب ہی آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

(سیرت المہدی ج ۳ ص ۲۱۰)

۱۵-۱۶ نوجوان خوبصورت نہایت خوش لباس عورتیں:

رؤیا "دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں...... اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے ڈال دیئے"۔ (تذکرہ ص ۶۲۵)

ایک نوجوان عورت:

"میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلے جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں"۔ (تذکرہ ص ۵۲۵)

زینب نام کی خادمہ لڑکی:

رؤیا "میں نے دیکھا کہ زینب نام کی ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس کنویں کی طرف جو باغ کے مغربی کونے پر ہے میں گیا ہوں تو کہتا ہوں کہ ایسے کنویں سے دور رہنا چاہئے"۔

(تذکرہ ص ۵۵)

☆ غالباً" یہ وہی لڑکی ہے جس کا تذکرہ مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی میں کیا ہے' وہ لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر سعید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا غلام احمد) کی خدمت میں رہی ہوں گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح (؟) کی خدمت کرتی تھی' بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا دو دفعہ ایسا موقع پیش آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند' نہ غنودگی نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا (یقیناً" مرزا صاحب بھی اسی سرور سے لطف اندوز ہوتے ہوں گے...... ناقل)"

موت عورت کی شکل میں:

"دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی ہے اور دوسرے خانہ میں اس کی لڑکی ہے وہ عورت مجھے تلاش کرتی ہے' اور وہ صندوق گاڑی کی طرح چلتا ہے میں نے اس کو اشارے سے کہا کہ کچھ تاخیر کر تب وہ تغافل سی رہ گئی"۔ (تذکرہ ص ۵۹۳)

قدرت اللہ کی بیوی:

" دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری مجھے پیش کرتی ہے اور اس میں ایک لڑکی بھی ہے"۔ (تذکرہ ص ۵۷۱)

رانی:

"مجھے یاد ہے کہ جب میرے (مرزا غلام احمد کے) والد صاحب ...... انتقال کر گئے تو ان کے فوت ہونے کے بعد دوسرے یا تیسرے روز ایک عورت نہایت خوبصورت خواب میں' میں نے دیکھی جس کا حلیہ ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور اس نے بیان کیا کہ میرا نام رانی ہے اور کہا کہ میں چلنے کو تھی مگر تیرے لئے رہ گئی"۔

(تذکرہ ص ۲۵)

۱۸ سالہ لڑکی:

"ارادہ ہے کہ ایک مسجد کو جاتا ہے جاتے جاتے ایک گھر میں جا داخل ہوئے ہیں گویا وہ گھر ہی مسجد موعود ہے جس کی طرف ہم جا رہے ہیں اندر جا کر دیکھا ہے کہ ایک عورت ، عمر ۱۸ سال سفید رنگ وہاں بیٹھی ہے اس کے کپڑے بھگوے رنگ کے ہیں مگر بہت صاف ہیں جب اندر گئے ہیں تو گھر والوں نے کہا ہے کہ یہ احسن کی ہمشیرہ ہے"۔ (تذکرہ ص ۶۶۸)

علیا بیگم فجو:

"علیا بیگم پھر دیکھا کہ منشی جلال الدین آگئے...... فجو (فضل النساء سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے اور اس کے ساتھ فا فضل) بھی ہے"۔ (تذکرہ ص ۵۰۸)

امیر خاں کی بیوہ اور اس کی پیشانی:

"مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا' میں نے دیکھا کہ اس کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا"۔ (تذکرہ ص ۴۷۰)

☆ ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ قادیانی امت کے نبی کی نبوت' الہام' کشف' رؤیا سب کچھ عورت کے گرد گھومتے ہیں' جو شخص عورت اور جنس عورت کا اس قدر پوجاری ہو کہ اس کو ہی وہ اپنی نبوت کی صداقت کا معیار ٹھہرائے۔ رات دن اس کے خواب دیکھے عورتوں کے ہجوم اور جھرمٹ

باقی صفحہ ۲۰ پر

مولانا محمد علی صدیقی ...... کوئٹہ

قیامت اور علامات قیامت

قسط نمبر ۲

گزشتہ دنوں صوبہ بلوچستان زلزلوں کی زد میں رہا اور قیامت خیز جھٹکے محسوس ہوئے تھے بہت جانی اور مالی نقصان ہوا اس پر دلی صدمہ ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو جانی اور مالی نقصان پر صبر کی توفیق نصیب کرے تادم تحریر بلوچستان کے مختلف علاقوں میں زلزلوں کے جھٹکے محسوس کئے جارہے ہیں اور اس کے ساتھ بلوچستان میں ایک افواہ یہ بھی گردش کررہی ہے کہ بس دو چار مزید جھٹکے آئے تو قیامت آجائے گی بدقسمتی اور دین سے دوری کی وجہ سے ہم ان افواہوں کو اہمیت دے رہے ہیں اور بڑے بڑے سنجیدہ لوگ جو اپنے آپ کو ترقی کی طرف گامزن سمجھنے والے ہیں اس افواہ کو مزید ہوا دیتے ہیں یاد رہے کہ قیامت کا ان باتوں اور افواہوں سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ہمیں تو مسلمان ہونے کی حیثیت سے دیکھنا چاہئے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں کہ قیامت کیا چیز ہے کب آئے گی حالات کیا ہوں گے قیامت سے پہلے کیا نشانیاں دنیا میں ہوں گی؟ سورۃ قمر کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے بارے میں فرمایا

(ترجمہ) "قیامت نزدیک آگئی اور چاند شق ہوگیا" اور سورۃ محمد میں فرمایا

(ترجمہ) "سو کیا یہ لوگ قیامت کے منتظر ہیں اور وہ ان پر اچانک آپڑے گی" اس آیت میں قیامت کے اچانک آنے کا اعلان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل امین نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں انسانی شکل میں حاضر ہوکر سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس سے سوال پوچھا جارہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا یعنی جیسے سائل کو یہ معلوم ہے کہ قیامت آئے گی یہ نہیں معلوم کب اتنا ہی مجھے معلوم ہے قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے چنانچہ سورۃ نازعات میں ہے

(ترجمہ)! "یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا سو ان کو فرمادیجئے آپ کا کیا تعلق اس کا تعین اللہ کے پاس ہے" اب دیکھتے ہیں قیامت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تو فرمادیا کہ بس قریب آگئی ہے کسی وقت بھی اچانک آجائے گی۔ اور قیامت کے بارے میں تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی امت کو آگاہ کیا کہ قیامت آئے گی اس کی تیاری کرو لیکن اللہ تعالیٰ کے عظیم نبی آخرالزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بڑی وضاحت کے ساتھ علامات قیامت بیان کی ہیں ایک بات یہ فرمائی کہ قیامت نے آنا ہے اور اچانک آنا ہے اس سے قبل یہ نشانیاں ہوں گی قیامت کیا ہے اس کی ہولناکی کیا ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی امتوں کو ڈرایا ہے قرآن مجید اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت صور اسرافیل کی اس خوفناک چیخ کا نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرشتہ اسرافیل مارے گا تو پوری کائنات میں زلزلہ آجائے گا اور وہ زلزلہ ہوگا کہ اس کے ابتدائی جھٹکوں ہی سے دہشت زدہ ہوکر دودھ پلانے والی مائیں دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہوجائیں گے۔ اس چیخ اور زلزلہ کی شدت دم بدم زیادہ ہوتی چلی جائے گی جس سے تمام انسان جانور مرنے شروع ہوجائیں گے یہاں تک کہ زمین پر کوئی جاندار زندہ نہیں رہے گا اس کے بعد زمین پھٹ جائے گی پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے ستارے اور سیارے چاند' سورج ٹوٹ ٹوٹ کر گرجائیں گے اور پورا عالم تاریک ہوجائے گا آسمانوں کے بھی پرخچے اڑجائیں گے پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی ان واقعات کو قیامت کہتے ہیں۔ لیکن ان واقعات کے رونما ہونے سے قبل محسن انسانیت حضور اکرم ﷺ نے کچھ علامات اپنی امت کی آسانی کے لئے بیان فرمائیں اور جو نشانیاں آپ ﷺ نے فرمائی ان سے آپ ﷺ کو باری تعالیٰ نے آگاہ فرمایا تھا مثلاً" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین پر قائم رہنے والے شخص کی حالت ایسی ہوگی

کہ جس نے آگ کے انگارے کو مٹھی میں پکڑ رکھا ہو۔ یاد رہے آج کل کا دور اسی طرح کا ہے کہ دین دار آدمی کو دین پر عمل کرنا ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے آگ کا انگارہ‘ دنیاوی لحاظ سے سب سے زیادہ خوش نصیب شخص وہ ہو گا جو خود بھی کمینہ اور اس کا والد بھی کمینہ ہو گا‘ آج کل نصیب والا جو شخص بنا ہوا ہے ایسا ہی تو نہیں ہے؟ امانت دار کم ہوں گے قبیلوں اور قوموں کے لیڈر رذیل ترین اور منافق ہوں گے بازار کے رئیس فاجر ہوں گے‘ نااہل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملیں گے اور وہ لوگ لڑائی کر کے حکومتیں کریں گے۔ آج کے اس دور میں دونوں باتیں بدرجہ اتم موجود ہیں عورت تجارت میں اپنے خاوند کے ساتھ کام کرے گی مگر نفع کم ہو گا آج کل تو معاملہ اس سے بھی آگے نکل گیا ہے کہ عورتیں غیر محرموں کے ساتھ ملازمتیں کرتی ہیں۔ ناپ تول میں کمی کی جائے گی لکھنے کا رواج بہت بڑھ جائے گا مگر تعلیم محض دنیا کے لئے حاصل کی جائے گی۔ یہ بھی آج کل ہو رہا ہے بلکہ لکھنے والے خوب لکھتے ہیں اور اس کا صرف مقصد حکومت کا قرب حاصل کرنا ہے یا عیسائیت اور نصرانیت یا ان کے خود کاشتہ پودے کے خوش کرنے کی خاطر علماء کرام دیندار حضرات کے خلاف لکھتے ہیں قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنالیا جائے گا شہرت اور مالی منفعت کی خاطر گا گا کر قرآن مجید پڑھا جائے گا اور ایسا کرنے والوں کی کثرت ہو گی‘ فقہائے دین کی قلت ہو گی علماء کرام کو قتل کیا جائے گا اور امت کے آخری لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں گے یہ سب کچھ ہو رہا ہے‘ امانتدار کو خائن اور خائن کو امانتدار کہا جائے گا جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا‘ اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی کہا جائے گا اجنبی لوگوں سے حسن سلوک اور رشتہ داروں کے حقوق پامال کئے جائیں گے‘ یہ تمام کام ہو رہے ہیں۔ قادیانیوں کو جو نبی کریم ﷺ کے دشمن ہیں اچھا خیال کیا جارہا ہے۔ آج کل لوگ علماء کرام اور دیندار کو برا خیال کرتے ہیں بلکہ قادیانیوں کے حق میں علماء کرام دیندار لوگوں کی تضحیک کی جاتی ہے۔ بیوی کی اطاعت اور ماں باپ کی نافرمانی ہو گی‘ مسجدوں میں شور غل اور دنیاوی باتیں ہوں گی‘ سلام صرف جان پہچان کے لوگوں سے ہو گا حالانکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ سلام ہر مسلمان کو کرو چاہے واقفیت ہے یا نہیں۔ طلاقوں کی کثرت ہو گی آج کل کے دور میں طلاقیں اسی طرح دی جارہی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ غصہ میں دی تھی مولوی صاحب طلاق نہیں ہوئی‘ نیک لوگ چھپتے پھریں گے اور کمینے لوگوں کا دور دورہ ہو گا لوگ فخر اور ریا کے طور پر بلند بالا عمارتیں بنائیں گے ایک دوسرے کے مقابلہ میں شراب کا نام یعنی شربت سود کا نام بیع اور رشوت کا نام ہدیہ رکھ کر حلال سمجھا جائے گا‘ سود خور گانے بجانے کے آلہ شراب خوری اور زنا کی کثرت ہو گی‘ بے حیاء اور حرامی اولاد کثرت سے ہو گی دعوت میں کھانے پینے کے علاوہ عورتیں پیش کی جائیں گی‘ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائیں (آمین) ناگہانی اور اچانک موت عام ہو گی لوگ موٹی موٹی گدیوں پر سواری کر کے مسجدوں کے دروازے تک آئیں گے ان کی عورتیں کپڑے پہنے ہوں گی مگر لباس باریک اور چست ہونے کی وجہ سے ننگی معلوم ہوں گی‘ اور ان عورتوں کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے لچک لچک کر چلیں گی لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی نہ جنت میں داخل ہوں گے اور نہ جنت کی خوشبو ملے گی‘ مومن آدمی ان کے نزدیک ایک باندی کی طرح ہو گا اور اس سے بھی زیادہ رذیل‘ ایسا دور گزر رہا ہے۔

مذکور نشانیوں کو علامات صغریٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور کچھ علامات کبریٰ ہیں جو ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئیں اور جب تک وہ نشانیاں پوری نہیں ہوں گی اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی اس لئے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے معلوم کر دی ہیں ان علامات کبریٰ میں سے امام مہدی کا ظہور ہے جو ابھی تک نہیں ہوا امام مہدی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک نیک اور صالح شخص ہو گا امت محمدیہ کی رہنمائی کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دنیا میں پیدا ہو گا اور پیدا بھی مدینہ میں ہو گا اس کا نام محمد ہو گا باپ کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہو گا حضرت حسنؓ کی اولاد سے ہو گا‘ مدینہ کا امام انتقال کر جائے گا اور آپ اس وجہ سے مدینہ چھوڑ دیں گے کہ مجھے امام نہ بنالیا جائے مکہ میں آجائیں گے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ابدال آپ کو پہچان لیں گے اور آپ کے ہاتھ پر مقام ابراہیم علیہ السلام اور رکن یمانی کے درمیان بیعت کی جائے گی اور ان کی تعداد پہلے دن ۳۱۳ ہو گی۔ ان نشانیوں میں خروج دجال کی ایک یہ نشانی ہو گی اور ایک نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی ہو گی یاجوج ماجوج اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا دابتہ الارض کا نکلنا یمن سے آگ کا نکلنا اس قسم کی علامتیں ظاہر ہوں گی تو اس کے بعد اچانک قیامت آجائے گی اس لئے ہمیں موت کی تیاری کرلینی چاہئے‘ اب آیئے اس طرف کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث سے جو علامات قیامت ملی ہیں ان کو ترتیب زمانی کے لحاظ سے قارئین کے سامنے رکھا جائے۔ قیامت سے قبل بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے تو لوگ ایک دوسرے سے پوچھیں گے کیا ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کچھ فرمایا ان بڑے واقعات میں چاند کا گرھن ہونا‘ سورج کا گرھن ہونا مر فہرست ہے تیس بڑے دجال اور کذاب لوگوں کا آنا جو اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کریں گے ان کا سب سے آخری کانا دجال ہو گا حضور اکرم ﷺ کے بعد پہلا مسلیمہ کذاب

فرشتہ اسرافیل کی خوفناک آواز سے کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے گا' دودھ پلانے والی مائیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی

تھا اور ہمارے اس دور کا دجال مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس کے ماننے والوں کو قادیانی یا مرزائی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور ایک جماعت نزول عیسیٰ علیہ السلام تک حق کے لئے جہاد کرتی رہے گی اللہ کے دین اسلام کے غلبہ کی خاطر اس جماعت کی خصوصیت یہ ہوگی کہ وہ اپنے مخالف کے پروپیگنڈہ کی پرواہ نہ کرے گی۔

امام مہدیؒ

اس جہاد کرنے والی جماعت کے آخری امیر ہوں گے' امام مہدیؒ نیک سیرت ہوں گے' ہمارے دور میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی بنا کر پیش کیا جاتا ہے جس کے کردار کے بارے میں اسی کا بیٹا بشیر احمد قادیانی ایم اے نے اپنی سیرۃ المہدی میں لکھا کہ "مرزا کی نوجوان لڑکیاں اور عورتیں چمپی کیا کرتی تھیں اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بیوی کو ریلوے اسٹیشن پر بے پردہ گھماتا تھا ایک عورت جو فاحشہ تھی مر گئی اس کی کمائی ہوئی رقم مرزا نے وصول کی" الغرض ایسے اور بھی زیادہ سنگین واقعات ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی بھی دفتر سے ثبوت حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ امام مہدی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت (حضرت حسنؓ کے خاندان) سے ہوں گے انہی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کا ایک لشکر جو اللہ کی پسندیدہ جماعت سے ہوگا ہندوستان پر جہاد کرے گا اور فتح یاب ہو کر واپس لوٹے گا تو ملک شام میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائے گا قادیانی جس کو عیسیٰ بتاتے ہیں وہ قادیان کا رہنے والا اور شام دیکھا بھی نہیں رومی اعماق یا وابق کے مقام پر پہنچ جائیں گے ان سے جہاد کی خاطر مدینہ سے مسلمانوں کا ایک لشکر آئے گا اور وہ لوگ بہترین مسلمان ہوں گے جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوں گے تو رومی اپنے قیدی واپس طلب کریں گے مسلمان واپس نہیں کریں گے اس لئے کہ اسلام کے اخلاق کو دیکھتے ہوئے وہ رومی قیدی مسلمان ہو چکے ہوں گے اس پر جنگ ہوگی ایک تہائی لوگ فرار ہو جائیں گے ان کی اللہ توبہ قبول نہیں فرمائے گا' ایک تہائی لوگ شہید ہو جائیں گے جو افضل شہید ہوں گے اور ایک تہائی باقی مسلمان فتح یاب ہوں گے جو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ ہوں گے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ فتح کریں گے اور مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ دجال کے خروج کی جھوٹی خبر مشہور ہوگی یہ خبر سنتے ہی لشکر وہاں سے روانہ ہوگا دجال کا مقابلہ کرنے کے لئے اور جب موقع پر پہنچے گا تو دجال خروج کر چکا ہوگا اس واقعہ سے پہلے تین بار خروج دجال کی خبر مشہور ہوگی جب خروج دجال ہوگا اس وقت اچھے لوگ بہت کم ہوں گے باہمی عداوت زیادہ ہوگی دین میں کمزوری ہوگی علم رخصت ہو رہا ہوگا' دجال کی پیروی عورتیں زیادہ کریں گی دجال کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے جو تلواروں سے مسلح ہوں گے اور قیمتی لباس دیبز اور ساج کا بنا ہوگا دجال عراق اور شام کے درمیانی راستہ سے خروج کرے گا اور اصفہان ایک مقام یہودیہ میں نمودار ہوگا۔

باقی آئندہ

بقیہ : جدید فقہی مسائل

کی شرعی حیثیت' اسلام اور منشیات' تولید کے جدید طریق' تکملہ فتح الملہم' دعوت و تبلیغ کا اسلامی طریقہ کار جیسے اہم موضوعات پر مقالات تحریر فرمائے ہیں۔ فقہ کے بارے میں مفتی محمد جمیل خان کا مقدمہ بھی قابل قدر ہے۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب بہت اہمیت کی حامل ہے اور اگر اس کا سلسلہ مسلسل چلتا رہا اور سال میں دو کانفرنسیں اس سلسلے میں ہوتی رہیں تو بہت سے مسائل پر اچھی تحقیق ہو سکے گی۔ اور علماء کرام میں یہ اعتراض کافی حد تک ختم ہو جائے گا کہ وہ جدید مسائل کے سلسلے میں تحقیق نہیں کرتے اور انہوں نے علوم اسلامیہ کو جامد کر دیا ہے۔ طباعت اور ٹائٹل کے اعتبار سے بھی کتاب بہت نفیس ہے' ہر علمی کتب خانے میں اس کتاب کا ہونا اہل علم کے لئے بہت مفید ہوگا۔

بقیہ : مرزا قادیانی اور عورتیں

میں رہتا ہو۔ عورتیں اس سے اس قدر بے تکلف ہوں کہ لباس سے بے نیاز ہو کر اس کے پاس سے گزریں اور اپنا ستر چھپانا انہیں ضروری محسوس نہ ہوتا ہو۔ ذر خوف حجاب اور حیاء نام کی کوئی چیز وہاں نہ ہو کیا ایسے شخص کو نبی تو کجا شریف انسان کہا جا سکتا ہے؟ کیا کوئی شریف انسان رات بھر ایک جوان لڑکی سے اکیلے کمرے میں خدمت لے سکتا ہے؟

فاعتبروا یا اولی الابصار

محمد طاہر رزاق ......لاہور

جھوٹا

شنکر داس آج بہت خوش تھا' اس کی خوشیوں کا سمندر بیکراں تھا' آج اسے محکمہ نہر کی جانب سے ملازمت کا لیٹر ملا تھا۔ بحیثیت سینئر کلرک لاہور میں اس کی تعیناتی ہو چکی تھی۔ اب اسے فوری طور پر اپنا آبائی شہر لدھیانہ چھوڑ کر لاہور جانا تھا۔ وہ مسرت بھری سیٹیاں بجاتا ہوا اپنے ساتھ لے جانے والا ضروری سامان اکٹھا کر رہا تھا۔ اگلے دن بذریعہ ٹرین اس کی لاہور روانگی تھی' وہ ماں باپ کا سب سے بڑا بچہ تھا اور ان کی آنکھوں کا تارا تھا' ماں نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ اپنی دعاؤں کی چھاؤں میں اسے روانہ کیا' وہ لاہور پہنچا تو سیدھا اپنے دفتر گیا اور اپنی آمد کی رپورٹ کی۔ آفس سپرنٹنڈنٹ نے اسے اسی دن سے کام شروع کرنے کا حکم دیا اور اس نے کرسی پر بیٹھ کر اپنے دفتری کام کا افتتاح کر دیا۔ لاہور میں شنکر داس کا کوئی بھی جاننے والا نہ تھا۔ اس لئے اسے پہلے چند دن ہوٹل میں گزارنے پڑے۔ پھر اسے محکمہ کی طرف سے کوارٹر دے دیا گیا۔ اس کے کوارٹر کی اگلی لائن میں اس کا سپرنٹنڈنٹ بھی رہتا تھا' جو دفتر میں سپرنٹنڈنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک زبردست قادیانی مبلغ بھی تھا۔

ایک دن قادیانی سپرنٹنڈنٹ نے اپنی بیوی کو کہا کہ ہمارے دفتر میں ایک ہندو لڑکا بھرتی ہوا ہے' جو مبالغے کی حد تک خوبصورت اور انتہائی وجیہہ ہے۔ لاہور شہر میں نیا نیا آیا ہے' یہاں اس کی کسی سے جان پہچان نہیں۔ کسی اچھے گھر کا فرد معلوم ہوتا ہے کیوں نہ اس پر محنت کر کے اسے قادیانی بنایا جائے۔ پہلے اسے اپنے اخلاق کے آئینے میں اتار کر اپنا گرویدہ کیا جائے پھر اس کے ذہن کو قادیانیت کی غذا دی جائے اور آہستہ آہستہ اس کے دماغ پر قادیانیت کی حکمرانی قائم کر دی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ کی بیوی کو اپنے خاوند کی تجویز تو بہت پسند آئی لیکن اس نے اس میں تھوڑی سی ترمیم کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں پتہ ہے' اپنی رضیہ جوان ہو چکی ہے اور مجھے اس کے رشتے کی سخت فکر ہے' کیوں نہ اسے دام محبت میں پھنسا کر سول میرج کر لی جائے۔ کچھ دیر بعد اولاد کے جنجال میں پھنس کر خود ہی قادیانی ہو جائے گا۔ سپرنٹنڈنٹ جو اپنی بیوی سے زیادہ کٹر قادیانی تھی اس نے غصہ میں اپنی بیوی کی بات کو رد کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنی بیٹی کی شادی کسی ہندو سے نہیں کر سکتے' تم بے فکر رہو' میں اسے بہت جلد قادیانی بنالوں گا اور ایک تیر سے دو شکار ہو جائیں گے۔

اگلی صبح سپرنٹنڈنٹ نے ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت شنکر داس کو اپنے پاس بلایا اور کہا:

"بیٹا! تم اپنا وطن چھوڑ کر پردیس میں آئے ہو' تمہیں ماں باپ اور بہن بھائیوں کی یاد ستاتی ہو گی لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں' ہم تمہارے ماں باپ ہیں' ہمارے بچے تمہارے بہن بھائی ہیں' جب بھی تمہارا دل اداس ہو' بے دھڑک ہمارے ہاں چلے آؤ' ہمارا گھر تمہارا گھر ہے اور تم ہمارے فیملی ممبر ہو اور ہاں........ آج شام کا کھانا تمہیں ہمارے ساتھ کھانا ہو گا' ضرور آنا میں انتظار کروں گا۔"

شنکر داس مسکرایا اور اس نے دعوت قبول کر لی' شام کو وہ سپرنٹنڈنٹ کے گھر پہنچ چکا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ نے ایک پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ کھانے کے بعد سپرنٹنڈنٹ نے شنکر داس سے اپنی بیوی اور بچوں کا تعارف کرایا اور پہلی ہی ملاقات میں آپس میں بہت بے تکلفی ہو گئی۔ دعوت سے فارغ ہونے کے بعد شنکر داس جب گھر پہنچا تو وہ سپرنٹنڈنٹ اور اس کے اہل خانہ سے بہت متاثر تھا۔ اسے پردیس میں اپنے گھر کی محبت ملی تھی' اسے غریب الوطنی میں ماں باپ کا پیار ملا تھا اور اسے اپنے گھر کی مہک محسوس ہوئی تھی۔

سپرنٹنڈنٹ دعوت کی سیڑھی کے ذریعے شنکر داس کے دل میں اتر چکا تھا اور اس کے دل میں اپنے اعتماد کا ٹھپہ لگا چکا تھا۔ پھر سپرنٹنڈنٹ گاہے گاہے اسے چائے اور کھانے پر بلاتا رہا۔ ایک دن سپرنٹنڈنٹ نے اپنی بیوی سے کہا "اب

شنکر داس دو مہینے تک قادیانی سپرنٹنڈنٹ کی باتیں سنتا رہا اور بالآخر مرزا قادیانی پر دو حرف بھیج کر گھر چلا گیا

ٹھکر داس کافی حد تک ہمارے اخلاق کے آئینے میں اتر چکا ہے اور وہ ہمیں اپنا محسن اور غمزار سمجھتا ہے' لہٰذا اب کیوں نہ اس پر قادیانی تبلیغ کا عمل شروع کیا جائے؟"

"ہاں ہاں' کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر ہمیں اسے قادیانی بنانے کا کام شروع کر دینا چاہیے۔" سپرنٹنڈنٹ کی بیوی نے متکبرانہ انداز میں کہا' دو دن بعد سپرنٹنڈنٹ نے ٹھکر داس کو اپنے ہاں چائے پر مدعو کیا۔ چائے کے دور کے بعد گفتگو کا دور شروع ہوا۔ شکار پر گھات لگائے حملہ کرنے والے مگرمچھ کی طرح بیٹھے ہوئے سپرنٹنڈنٹ نے اس سے کہا:

"بیٹا! یہ بھولی بھالی دنیا بڑی دیر سے مسیح موعود اور امام مہدی کا انتظار کر رہی ہے۔ دنیا والوں کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود دو شخصیات نہیں بلکہ ایک ہی شخصیت ہے اور اس محترم شخصیت کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے' جو قادیان میں تشریف لائے اور اپنا فریضہ ادا کر کے قادیان ہی میں انتقال کر گئے اور ان کی قبر بھی قادیان میں ہے۔"

پھر سپرنٹنڈنٹ نے مرزا قادیانی کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے کہا:

"مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اللہ کے نہایت برگزیدہ نبی تھے۔ اس دنیا میں ان کے ہاتھوں لاکھوں معجزات رونما ہوئے۔ لاکھوں بھٹکے ہوئے انسانوں کو ان کے ذریعے ہدایت کی روشنی نصیب ہوئی۔ وہ اللہ کے اتنے محبوب نبی تھے کہ اللہ پاک نے ان کی ذات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی صفات جمع کر رکھی تھیں۔ انہوں نے وہ وہ معرکے سر کیے جو کسی نبی سے نہ ہو سکے۔ بیٹا ٹھکر داس! ہمیں بھی سچائی اور حقانیت سے محبت کرنی چاہیے اور کائنات کے اس عظیم سچے اور حق پرست انسان سے محبت کرنی چاہیے اور اس سے ایک طاقتور تعلق پیدا کر لینا چاہیے۔"

ٹھکر داس مسکرا مسکرا کر سپرنٹنڈنٹ کی باتیں سنتا رہا۔ جس سے سپرنٹنڈنٹ یہ تاثر لیتا رہا کہ اس کی باتیں ٹھکر داس کے دل میں اتر رہی ہیں اور اس کے چہرے کی مسکراہٹ اس بات کی تصدیق کر رہی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ خوشی سے پھول کر کپا ہو رہا تھا۔ وہ بہت خوش تھا اس کی گفتگو کے ابتدائی تیر عین اپنے ہدف پر لگے ہیں۔ ٹھکر داس کے جانے کے بعد اس نے اپنی بیوی کو خوشخبری دی کہ ٹھکر داس نے بہت خوشی خوشی میری باتیں سنی ہیں اور میری باتیں اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے پھول کھلاتی رہی ہیں' بس عنقریب شکار اپنے قفس میں مقید ہو گا۔

ٹھکر داس جب گھر پہنچا تو سارے دن کی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ جاتے ہی چارپائی پر لیٹ گیا اور سوچ کی لمبی وادیوں میں سیاحت کے لئے نکل گیا۔ اس کے کانوں کے پردوں پر سپرنٹنڈنٹ کے جملے زور زور سے ٹکرا رہے تھے۔ لدھیانہ کا باسی ہونے کی وجہ سے مرزا قادیانی کو جانتا تھا کہ وہ نبوت کا جھوٹا مدعی تھا۔ کیونکہ لدھیانہ کے مسلمان علماء نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ جاری کیا تھا۔ اس نے اپنے باپ دادا کی زبانوں سے وہ عظیم داستانیں بھی سنی تھیں جو علماء لدھیانہ نے جھوٹی نبوت کی سرکوبی میں رقم کی تھیں۔ اس لئے اس کے دل میں بھی اس جھوٹے نبی کے خلاف ایک نفرت تھی۔

چار پانچ روز بعد سپرنٹنڈنٹ نے پھر ٹھکر داس کو چائے پر بلایا' بسکٹ اور کیک پیسٹری سے تواضع کی' چائے کے بعد اس شکاری نے اپنی گفتگو کے پھندے اپنے شکار کے گلے میں ڈالنے شروع کر دیے۔ مرزا قادیانی کے معجزات کی کہانیاں سنائیں۔ اس کے اخلاق و کردار کے قصے سنائے۔ اس کی شرافت و صداقت کا تذکرہ کیا۔ اس کے زہد و تقویٰ کی مثالیں دیں۔ اس کی پیشن گوئیاں بیان کیں' سپرنٹنڈنٹ بے تکان بول رہا تھا اور ٹھکر داس اس کے ہر جملے کے جواب میں ہلکی ہلکی مسکراہٹ دے رہا تھا۔ اس کی مسکراہٹ سپرنٹنڈنٹ کو حوصلہ اور اطمینان عطا کر رہی تھی اور وہ خوشی سے نمائش ہو رہا تھا کہ شکار جال میں آ چکا ہے۔ گھر پہنچ کر سپرنٹنڈنٹ نے اپنی بیوی کو ساری روداد سنائی اور بتایا کہ ٹھکر داس میری ہر بات کے آخر میں مسکراتا ہے اور اس کی مسکراہٹ اس کی اندرونی کیفیت کی نمائندہ ہوتی ہے اور میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں کہ لڑکا' پچھتر فیصد قادیانی ہو چکا ہے' بس تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ وہ قادیانی بھی ہو جائے گا اور رضیہ کا رشتہ بھی ہو جائے گا۔

ایک ماہر شاطر کی طرح تقریباً ایک ہفتہ کے بعد سپرنٹنڈنٹ نے ٹھکر داس کو پھر چائے پر بلایا۔ گرم گرم چائے کی چسکیوں کے دوران قادیانیت کی چسکیاں بھی چلتی رہیں۔ وہ بسکٹوں کے ساتھ ساتھ اسے قادیانی تعلیمات کے بسکٹ بھی کھلاتا رہا۔ ٹھکر داس جی جی کر کے سنتا رہا اور مسکراہٹیں بکھیرتا رہا' جس سے سپرنٹنڈنٹ کے دل میں خوشی سے شہنائیں بجتی رہیں۔ رات زیادہ ہونے پر اس نے ٹھکر داس کو بڑے تپاک سے رخصت کیا اور جاتے ہوئے اسے ایک لفافہ میں قادیانی تعلیمات پر مبنی پمفلٹ اور چند کتابیں دیں اور کہا کہ بیٹا انہیں خوب غور سے پڑھنا۔ اب ہفتہ بھر کے بعد تم سے دوبارہ ملاقات ہو گی اور آئندہ کی نشست میں جی بھر کر باتیں ہوں گی۔ اس لٹریچر کو پڑھ کر اگر تمہارے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہوں تو انہیں کسی کاغذ پر نوٹ کر لینا تاکہ ان نکات پر تفصیلی گفتگو ہو سکے۔

ٹھکر داس کے چلے جانے کے بعد سپرنٹنڈنٹ نے اپنی بیوی کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا اور کہا:

"ہاتھی گزر گیا ہے' اب صرف دم باقی ہے اور تم دیکھنا کہ میں کس ماہرانہ انداز سے یہ دم بھی

گزار دوں گا۔ میں نے ہر طرف سے اس کا محاصرہ کرلیا ہے اور دلائل کے تیروں کی یلغار سے اس کی سوچوں کو محبوس کرلیا ہے۔ اس کا دل میری ایک مٹھی میں اور دماغ میری دوسری مٹھی میں ہے۔ اس کے سر پر میرے احسانات کی بھاری گٹھری اور پاؤں میں میری افسری کی بھاری زنجیریں ہیں' اس لئے اب میں چاہتا ہوں کہ اسے مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھا کر قادیانی بنالیا جائے اور جو کیس آج سے دو ماہ قبل ہم نے شروع کیا تھا اپنی مراد کو پہنچے اور تیری مراد بھی پوری ہو۔"

بیوی نے خاوند کی باتوں سے اتفاق کیا اور کہا کہ آئندہ ملاقات آخری ہو اور اس ملاقات میں شنکر داس ہندو صف سے نکل کر قادیانی صف میں کھڑا ہو۔

آخر وہ دن آگیا اور شنکر داس چائے پینے کے لئے سپرنٹنڈنٹ کے گھر میں موجود تھا۔ چائے کی محفل کے بعد گفتگو کی محفل جمی۔ سپرنٹنڈنٹ نے شنکر داس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"بیٹا! دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور آخرت کی زندگی دائمی۔ ہمیں اپنی حیات مستعار کے چند دن گزار کر اللہ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور اپنے عمل کا جواب دینا ہے۔ ایمان کے بغیر اعمال کا کوئی وجود نہیں۔ عقیدہ صحیح نہیں تو بڑے سے بڑا عمل بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ بیٹا! اگر ایمان ہوگا تو بہشت کی بہاریں چشم براہ ہوں گی اور اگر ایمان نہیں ہوگا تو جہنم کی شعلہ زن آگ اسے ہڑپ کرنے کے لئے بیتاب ہوگی۔ بیٹا! تمہاری آخرت سنوارنے کے لئے میں آج تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم اللہ کے نبی اور رسول مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لے آؤ اور ان کی نبوت کا اقرار کرلو' کیونکہ مرزا صاحب پر ایمان لانا سب نبیوں پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔ مرزا صاحب کی تعلیمات پر ایمان لانا قرآن و حدیث کی تعلیمات پر ایمان لاتا ہے اور مرزا صاحب کا اقرار کرنا اسلام کا اقرار کرتا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں' معلوم نہیں یہ سانسوں کی ڈور کب ٹوٹ جائے' اس لئے فوری طور پر مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان لے آؤ اور ان کے نبی ہونے کا اقرار کرلو۔"

سپرنٹنڈنٹ کے اس فیصلہ کن سوال پر شنکر داس حسب معمول پھر مسکرایا اور بالکل خاموش رہا۔

"میرے بیٹے! بولتے کیوں نہیں؟ سپرنٹنڈنٹ نے پوچھا۔ شنکر داس پھر خاموش رہا۔"

"بیٹے! کیا میری باتوں کی تمہیں سمجھ نہیں آئی؟" سپرنٹنڈنٹ نے پوچھا۔

" بالکل اور ہر طرح سے سمجھ آئی۔" شنکر داس نے جواب دیا۔

"تو پھر مرزا صاحب پر ایمان لے آؤ۔"

"مرزا صاحب پر ایمان تو نہیں لا سکتا اور کبھی بھی نہیں لا سکتا۔"

"میں دو مہینے تم سے گفتگو کرتا رہا۔ کیا میری باتوں کو تمہارے ذہن نے قبول نہیں کیا۔"

"بالکل نہیں۔"

"تو پھر میری گفتگو کے دوران تم مسلسل کیوں ہنستے رہتے تھے؟" سپرنٹنڈنٹ نے غصہ سے پوچھا۔

"ہنسی تو مجھے اس بات پر آتی تھی کہ ہم نے آج تک سچے نبی کو نہیں مانا اور تم جھوٹے کو منوا رہے ہو۔" شنکر داس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

**

قادیانی پاکستان کو عالمی سطح پر جھوٹے پروپیگنڈہ کے ذریعہ بدنام کررہے ہیں۔ جرمنی' کینیڈا' برطانیہ میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا شور مچایا جارہا ہے۔ سجاول' ٹھٹھہ اور حیدر آباد میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماء کرام کا خطاب

حیدر آباد (پ ر) جو لوگ بیرون ملک قادیانیوں کے خلاف کام کررہے ہیں وہ پاکستان کی سالمیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی سربلندی کا کام کررہے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت پورے سندھ میں منائے جانے والے ہفتہ ختم نبوت کے سلسلے میں سجاول میں دارالفیوض ہاشمیہ اور حیدر آباد میں دفتر ختم نبوت کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا عبدالغفور قاسمی' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا اللہ وسایا' مولانا نذر عثمانی' مولانا حفیظ الرحمان' قاری جمیل الرحمان نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کو باغیوں کا ٹولہ قرار دیتے ہوئے کہا قادیانی بیرون ملک سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ جرمنی' برطانیہ' کینیڈا اور دیگر ممالک میں انہوں نے سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے پاکستان میں اپنے خلاف ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا جھوٹا پروپیگنڈہ زور و شور سے شروع کررکھا ہے۔ قادیانیوں کے پروپیگنڈہ کا شکار ہوکر عالمی رائے عامہ پاکستان کے خلاف ہوچکی ہے اور پاکستان کو کسی بھی وقت دہشت گرد ممالک کی فہرست میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ مقررین نے مطالبہ کیا فوری طور پر قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند کیا جائے اور حکومت پاکستان سفارتی سطح پر قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈہ کا توڑ کرکے عالمی برادری میں پاکستان کی ساکھ کو خراب ہونے سے بچائے۔

رپورٹ مولانا محمد اشرف کھوکھر

قادیانی نبی نے اپنے انگریز آقاؤں کی نیازمندانہ کاسہ لیسی' اور چمچہ گیری کرکے سیاسی مفادات حاصل کئے' سید انور شاہ کشمیریؒ اور ان کے رفقاء فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے مامور من اللہ تھے۔ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی تبلیغ قادیانیت کے خلاف فیصلہ کن تحریک کو جنم دے سکتی ہے (مولانا نذیر احمد تونسوی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے گزشتہ دنوں جامع مسجد باب الرحمت' جامع مسجد مدرسہ دارالعلوم صفہ بلدیہ ٹاؤن' جامع مسجد ریاض' جامع مسجد القدس گلشن اقبال' جامع مسجد ماڑی پور' پیر کالونی' پرنس روڈ' جامع مسجد الفلاح' طارق روڈ' کوکن سوسائٹی جامع مسجد ماموں' مدرسہ تعلیم القرآن ناظم آباد' لائنز ایریا' جامع مسجد طیبہ حیدری' جامع مسجد محمدی اورنگی ٹاؤن' جامع مسجد صدیق اکبر گلشن اقبال' اور دیگر مختلف مقامات پر ختم نبوت کے زیر اہتمام اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

انگریز سامراج نے لندن سے ولایتی ختم نبوت درآمد کرکے سرزمین ہندوستان میں سیاسی ضرورت کے لئے ایک خود کاشتہ نبی اگایا۔ جس نے اپنے انگریز آقا کی دی ہوئی تربیت کے مطابق دعوائے مہدویت و مسیحیت' نبوت و رسالت کے ساتھ ساتھ منسوخی جہاد کا اعلان کرکے اپنے غیر ملکی آقاؤں کی نیازمندانہ کاسہ لیسی اور سعادت مندانہ چمچہ گیری کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے مسلمانوں کی وحدت ملی پہ شب خون مارا انہوں نے کہا کہ قادیان کے بناسپتی نبی مرزا قادیانی کی ساری تگ و دو کاغذی پتنگ بازی تک محدود تھی۔ اور اس نے علماء امت کو للکارنے اور پھر قادیان کے بیت الفکر کے گوشہ عافیت میں پناہ گزین ہوجانے کا فن بطور خاص ایجاد کیا تھا۔ مرزا قادیانی کی اس چکر بازی سے اول تو مباحثہ وغیرہ کی نوبت ہی نہ آئی۔ اگر مرزا کی بدقسمتی سے کہیں اس کا موقع آہی جاتا تو قادیانی نبی کی شکست و ناکامی بھی فتح مبین کا بروز اختیار کرلیتی۔

مولانا تونسوی نے کہا کہ برصغیر میں امام العصر حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ کے قلب صافی پر فتنہ قادیانیت کی شدت اور اس کے کفریہ عقائد و عزائم کا جو اثر تھا اس نے کئی ماہ تک شاہ صاحبؒ کی نیند اڑادی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انور شاہؒ اس فتنہ کی سرکوبی اور استیصال کے لئے مامور من اللہ تھے۔ اور ان کی تمام تر صلاحیتیں اس فتنہ کی سرکوبی پر لگی ہوئی تھیں۔ اور حضرت شاہ صاحبؒ نے قادیانیت کے قصرالحاد پر تابڑ توڑ حملے کئے اور قادیانیت کے کفر و ارتداد کو عالم آشکار کرنے کے لئے قلم اٹھایا۔ اور اپنے تلامذہ اور عقیدت مندوں سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے لئے کام کرنے کا عہد لیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ "جو شخص قیامت کے دن رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفاعت سے وابستہ ہونا چاہتا ہے وہ قادیانی درندوں سے ناموس رسالت کو بچانے کے لئے بھرپور کام کرے۔"

چنانچہ آپ کے تلامذہ اور عقیدت مندوں نے آپ کی وصیت کے مطابق فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کو اپنی زندگی کا اہم ترین مقصد بنالیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت انور شاہ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا خطاب دیکر سینکڑوں علماء کرام کے ساتھ ان کے ہاتھ پر بیعت کرکے قادیانی فتنہ کے خلاف منظم طریقے سے جہاد کی بنیاد رکھی۔ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء کے باطل شکن فولادی پنجے نے انگریز کے خود کاشتہ نبی۔ دجال قادیان کے لبادہ نبوت کو تار تار کرکے رکھ دیا۔ ان رہنماؤں نے اپنی شعلہ بار خطابت کے ذریعہ انگریز اور اس کی خود ساختہ۔ پرداختہ قادیانی نبوت کے خرمن امن کو پھونک ڈالنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اور حکمرانوں کی نظر میں احرار کے ان جرم ناآشناؤں کا جرم بے گناہی یہ تھا۔ کہ وہ کذاب قادیان' مرزا غلام احمد کی نبوت کو غلط اور اس کی جھوٹی نبوت کے پرستاروں کو کافر کہنے کی غلطی کیوں کرتے ہیں چنانچہ ختم نبوت کے یہ مجاہدین جہاں بھی قادیان کی ہزلیاتی نبوت پر لب کشائی کرتے تو قانون فوراً" وہاں ہتھکڑی لے کر پہنچ جاتا" گرفتاری' مقدمہ' پیشی' سزا اور جیل مجاہدین ختم نبوت کے لئے وہ تحفہ تھا جو انہیں قادیانی نبوت کے گماشتوں کی طرف سے عطا کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ۱۱ گیارہ سال امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر جیل کاٹی۔ مولانا تونسوی نے کہا کہ ہمارے اکابرین نے مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر جو تکلیفیں برداشت کی ہیں آج کے دور میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا' جب ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے منکرین ختم نبوت کے کفریہ عقائد و عزائم کے سامنے بند باندھا۔ اور جب ایک سرکاری افسر نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے طنزاً" کہا تھا کہ "شاہ جی آپ کی تحریک کا کیا ہوا"۔ تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ اس تحریک کے ذریعے میں نے ایک ٹائم بم مسلمانوں کے دلوں کی زمین میں

چھپا دیا ہے جب وہ اپنے وقت پر پھٹے گا' تو قادیانیوں کو دنیا کی کوئی طاقت تباہی و بربادی سے نہیں بچاسکے گی۔ چنانچہ شاہ صاحب" کی قلندرانہ اس پیشن گوئی کے مطابق ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو یہ ٹائم بم خود قادیانیوں کے ہاتھوں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر پھٹا۔

جس سے قادیانیت کے ایوانوں میں زلزلہ آیا' اور قادیانیوں کے قصر خلافت ربوہ کے باسیوں پر مایوسی کے بادل منڈ لاتے رہے اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب مطلع صاف ہوا تو پوری دنیا نے دیکھا کہ قادیانیت کا مصنوعی سورج اسلامی افق سے غروب ہوچکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانیوں کا نام غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں درج ہوچکا ہے یوں ۹۰ سالہ مسلمانوں کی جدوجہد اور قربانیوں کے بعد یہ فتنہ قانونی طور پر اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔

مولانا تونسوی نے کہا کہ قادیانیت کے خلاف اس عظیم الشان اور تاریخی فتح کا تاج ان شہدائے ختم نبوت کے سر ہے جنہوں نے سنگینوں کے سایہ میں عشق رسالت مآب ﷺ کی لازوال داستانیں رقم کیں۔ جنہوں نے گولیوں کا جواب ختم نبوت زندہ باد جیسے حسین نعروں سے دیا۔ جنہوں نے اپنی جوانی کا گرم خون دے کر چراغ ختم نبوت کو فروزاں رکھا یقیناً" وہ انتہائی خوش قسمت انسان تھے جنہوں نے عشق رسولؐ میں عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم ہونے کا داغ تو دیا۔ مگر قادیان کی انگریزی نبوت کا سکہ نہیں چلنے دیا۔

مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی نے اسلام' اور اہل اسلام' اولیاء اللہ' بزرگان دین' علماء امت اور انبیاء کرام کو جو گالیاں دی ہیں ان کی روشنی میں قادیانی امت مرزا قادیانی کو شریف انسان تک ثابت کرنے سے عاجز ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قادیانی فراقوں کے بڑے حریف تھے۔ مرزا قادیانی اور اس کی امت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جس دریدہ دہنی اور کمینگی کا مظاہرہ کیا ہے اس سے ایک غیرت مند مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے اور جو شخص قادیانی عقائد سے واقفیت کے بعد بھی قادیانیت کے متعلق کسی نرمی یا مصلحت کا قائل ہے۔ اس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ یا تو دین و ایمان کی دولت سے محروم ہے۔ یا پھر اس کی غیرت و حمیت کو مصلحت کی دیمک نے چاٹ کر ناکارہ کردیا ہے' انہوں نے کہا کہ کراچی سمیت پورے سندھ میں قادیانیت کا فتنہ خطرناک حد تک اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرکے مسلمانوں کو مشتعل اور ملکی حالات کو خراب کرنے میں دن رات مصروف عمل ہے' تمام تر پابندیوں کے باوجود قادیانی' اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے اندرون سندھ تھر جیسے پسماندہ علاقوں میں فری میڈیکل کیمپ لگا کر عیسائی مشنری کے طرز پر علاج اور دیگر سہولیات کی آڑ میں اپنے کفریہ عقائد پر مبنی لٹریچر تقسیم کرکے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈال کر انہیں مرتد بنانے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ سرکاری دفاتر اور اہم قومی اداروں میں وہ اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیت کو پھیلانے کی ناکام کوشش کررہے ہیں' مولانا تونسوی نے مطالبہ کیا کہ حکمران طبقہ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے کر انہیں قانون کا پابند بنائے بصورت دیگر مسلمان مجبور ہوں گے کہ اس فتنے کے خلاف آخری اور فیصلہ کن تحریک چلا کر قادیانیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دیں۔

قادیانی ملک میں فرقہ واریت اور بدامنی کی آگ بھڑکا کر ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں' کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی ملک کے استحکام کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں' نوابشاہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا احمد میاں حمادی اور دیگر مقررین کا خطاب

نوابشاہ (پ ر) قیام پاکستان کے بعد سے لے کر آج تک قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف سازشیں جاری رکھی ہوئی ہیں۔ موجودہ فرقہ واریت اور بدامنی پر قابو پانے کے لئے قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کا قلع قمع کرنا ضروری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منائے جانے والے ہفتہ ختم نبوت کے سلسلے میں نوابشاہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سندھ کے ممتاز مقررین اور رہنماؤں میں ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا اللہ وسایا' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا حفیظ الرحمان' مولانا راشد مدنی' مولانا عبدالغفور حقانی اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ ملک میں جاری بدامنی' فرقہ واریت کی آڑ میں قادیانی اپنے مفادات کے لئے کام کررہے ہیں۔ قادیانی موجودہ بدامنی کی آگ کو مزید بھڑکا کر ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بیرونی سازش کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ آج تک پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر قابو نہیں پایا جاسکا جس کی وجہ سے پاکستان ان کی اندرونی اور بیرونی سازشوں کا شکار بنا ہوا ہے۔ مقررین نے قادیانیوں کے کلیدی عہدوں پر فائز ہونے کو ملکی استحکام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیا اور فی الفور کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔

اخبار ختم نبوت

نیشنل ہوٹل ایبٹ روڈ لاہور میں ختم نبوت کانفرنس

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام نیشنل ہوٹل ایبٹ روڈ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مجلس احرار اسلام کے سید کفیل شاہ بخاری، عبداللطیف چیمہ، چوہدری ظفر اقبال، جمعیت علماء پاکستان کے قاری عبدالحمید قادری، انجینئر سلیم اللہ خاں، تنظیم اسلامی کے محمد اشرف وصی، حزب الجہاد کے علامہ علی غضنفر کراروی سمیت کئی ایک حضرات نے خطاب کیا۔

مقررین نے حکومتی اور عدالتی حلقوں کے فیصلوں جن میں کئی ایک قادیانیوں کو لاہور ہائی کورٹ کا جج بنایا جارہا ہے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے خطرے کا الارم قرار دیا۔ اور کہا کہ اس فیصلہ سے اسلامیان پاکستان کی شدید دل آزاری ہورہی ہے کیونکہ پہلے بھی جسٹس اسلام بھٹی اور جسٹس جاوید پیٹر قادیانی لاہور ہائی کورٹ میں تعینات ہیں۔ مزید قادیانیوں کو جج بنانا مسلمانوں کے حقوق غصب کرنا اور فتنہ و فساد کا دروازہ کھولنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین پاکستان کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ جس میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے کو تسلیم نہیں کرتے اسی وجہ سے مذکورہ بالا جج سمیت کسی قادیانی کا ووٹ درج نہیں لہٰذا انہیں ان مناصب پر فائز کرنا آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے۔ اور مسلمانوں کے حقوق پامال کرنے کے مترادف ہے انہوں نے حکومت اور چیف جسٹس سپریم کورٹ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو ان کی مردم شماری کے تناسب سے زائد عہدوں سے الگ کیا جائے۔

مذکورہ بالا رہنماؤں نے کہا کہ اگر قادیانیوں کو الگ نہ کیا گیا تو ہم رائے عامہ منظم کرنے اور قادیانیت نوازی کے خلاف تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومتی اور عدالتی عمائدین پر ہوگی علماء کرام نے خبردار کیا کہ قادیانیت نوازی کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔

اس سلسلے میں اس حکومتی فیصلہ کے خلاف جمعۃ المبارک ۳۰ مئی کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ بایں ہمہ فیصلہ تبدیل نہ کیا گیا تو ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، وزیر اعظم، صدر مملکت ہاؤسز کے سامنے احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔ جن تاریخوں کا اعلان مرکزی مجلس عمل کے اجلاس میں ہوگا۔

قدیم قادیانی خاندان نے اسلام قبول کرلیا، خوش بخت خاندان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مبارکباد

گوجرانوالہ (پ ر) نواحی گاؤں کوٹ لالہ تھانہ کوٹ لدھا ضلع گوجرانوالہ کے آٹھ افراد کے قدیم قادیانی خاندان نے اسلام قبول کرلیا ہے اور قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا ہے خاندان نے رتہ دوتھر کے بین الاقوامی توہین رسالت کیس کے مدعی ماسٹر عنایت اللہ اور چوہدری محمد عارف مدن چک اور محمد اصغر کی کوششوں سے اسلام قبول کیا ہے خاندان کے سربراہ محمد صالح، مقصود احمد، نصرت بی بی، لقمان احمد، بشیر احمد، انیلہ مقصود، ماریہ مقصود اور شاہ مقصود نے قادیانیت کے فریب اور جعل سازی کا ملغوبہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے حواری جھوٹ اور فریب کے چیمپئن ہیں ہم ان پر لعنت بھیجتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا طیب فاروقی، حافظ محمد ثاقب، چوہدری غلام نبی اور قافظ احسان الواحد نے کوٹ لالہ کا دورہ کیا اور محمد صالح اور ان کے خاندان کو قبول اسلام پر مبارکباد دی اور ان کے لئے استقلال اور ثابت قدمی کی دعا کی۔

دریں اثناء مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد نے مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور ان کے تدارک کے لئے کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کو الگ کرنے کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سازشوں کے تحت پاکستان میں ارتداد سرگرمیوں کو پروان چڑھایا جارہا ہے جس کی سرپرستی بعض اعلیٰ حکام بھی کررہے ہیں عوام کو اس سازش کے مقابلہ کے لئے شعوری کوشش کرنا ہوگی۔

ضروری اعلان

کراچی کے ناسازگار حالات کے باعث شمارہ ۵ اور ۶ کو یکجا کردیا گیا ہے۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں۔ (ادارہ)

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رابطہ سیکریٹری مولانا اللہ وسایا صاحب کا پریس کانفرنس سے خطاب

اللہ تعالیٰ اور رسول اکرمؐ کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں ایک مرتبہ پھر دشمنان رسالت (قادیانیوں) کو اعلیٰ مناصب پر فائز کیا جارہا ہے' اگر ایسا کیا گیا تو پھر یہ آئین پاکستان سے کھلم کھلا غداری ہوگی

لاہور (نمائندہ خصوصی) مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ گزشتہ دنوں حکومتی حلقوں کے بیانات اور چیف جسٹس کمیٹی کے فیصلوں اور اعلانات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ حکومت ملک کی اعلیٰ عدالتوں میں نئے ججز کا تقرر کررہی ہے ملک جس نازک دور سے گزر رہا ہے۔ ایسے موقع پر مسلمانان عالم کے لئے بالعموم اور اسلامیان پاکستان کے لئے بالخصوص یہ بات خطرے کا باعث ہے کہ بعض قادیانی ججز کو بھی اعلیٰ عدالتی مناصب پر فائز کیا جارہا ہے اس سے مسلمان پاکستان کی شدید دل آزاری ہورہی ہے۔ اس سے قبل بھی اسلام بھٹی اور جاوید پٹیر کو بھی لاہور ہائی کورٹ کا جج بناکر نہ صرف مسلمانوں کے حقوق غصب کئے گئے بلکہ اس سے فتنہ و فساد کا دروازہ بھی کھولا گیا۔

صورت احوال یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل ۲۶۰ اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتا ہے جسے یہ تسلیم نہیں کرتے جس کا ثبوت یہ ہے کہ کسی قادیانی سرکاری ملازم یا جج (بشمول لاہور ہائی کورٹ کے قادیانی جج کے) کا پاکستان کے کسی انتخابی حلقہ میں ووٹ درج نہیں۔ کیونکہ ان کا ووٹ غیر مسلموں کی فہرستوں میں درج ہوسکتا ہے اس لئے وہ اپنا ووٹ نہیں بنواتے اور آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں۔

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تمام مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ ہم حکومت کو خبردار کرتے ہیں کہ ملک پہلے ہی سے خفیہ اور ظاہری طور پر قادیانی ٹولہ کے سازشوں کا شکار ہے۔ حکومت اس نازک دینی مسئلہ پر مسلمانوں کا امتحان نہ لے تو یہی راستہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں ایک مرتبہ پھر دشمنان رسالت کو اعلیٰ مناصب پر فائز کیا جارہا ہے اگر ایسا کیا گیا تو پھر یہ آئین پاکستان سے غداری ہوگی اور اس سلسلہ میں حکومت یا عدلیہ کی جو شخصیات بھی اس مکروہ حرکت کا ارتکاب کریں گی تو نتائج کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔ ایسے حالات میں وہ لوگ آئین کا تحفظ کیسے کرسکتے ہیں؟ جو آئین کے باغی ہیں۔ مردم شماری کے اعتبار سے اپنی تعداد سے کہیں زیادہ عہدوں پر فائز ہیں۔ مزید ان کو نوازنا اکثریت کے حقوق کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ آئندہ مردم شماری میں ان کی تعداد کے مطابق قادیانیوں کا کوٹہ مقرر کیا جائے۔

پاکستان میں دیگر اقلیتوں کے ججز رہے ہیں۔ ہم نے ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس لئے کہ وہ آئین پاکستان کے وفادار ہیں۔ جب تک قادیانی آئین کے باغی ہیں۔ اور ان کی تمام تر سرگرمیاں اسلام اور ملک دشمنی پر مبنی ہیں۔ ان گزارشات پر فوری توجہ نہ دی گئی تو ہم قادیانی گروہ اور ان کی سرپرستی کرنے والے حکمرانوں کو اور عدالتی ذمہ داروں کے خلاف رائے عامہ کو منظم کریں گے اور پوری قوت کے ساتھ مزاحمت کی جائے گی۔

دنیا اس بات کو اچھی طرح جانتی ہے کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت نے لازوال قربانیوں کی تاریخ رقم کی ہے۔ اور آئندہ بھی کسی نے قادیانیت نوازی کی چاہے وہ شخصیات حکومتی ہوں یا عدالتی وہ عوامی غیض و غضب سے نہیں بچ سکیں گی اور نتائج کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہوگی۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ کروڑ پاکستانی تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دیں گے۔

پریس کانفرنس میں مولانا قاری عبدالحمید قادری' انجینئر محمد سلیم' اسد اللہ خاں' جمعیت علماء پاکستان میاں محمد جمیل' مرکزی جمعیت اہلحدیث' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' سید محمد کفیل شاہ بخاری' حاجی عبداللطیف چیمہ' میاں محمد اویس مجلس احرار اسلام' علامہ علی غضنفر کراروی' سید نوبہار حزب الجہاد نے شرکت کی۔

○

الحافظ

پراپرٹی سنٹر

کم آمدنی والے دینی سوچ کے حامل افراد کیلئے

سنہری موقع

الحافظ ٹاؤن

لاہور بائی پاس، سبزہ زار، مرغزار (پیکو کالونی) کے سنگم پر

شاندار رہائشی منصوبہ

۱۔ الحافظ ٹاؤن کم آمدنی والے (خصوصاً دیندار) افراد کو ذاتی پلاٹ کی ملکیت حاصل کرنے کا ایک نادر موقع۔
۲۔ لاہور بائی پاس، مرغزار، سبزہ زار کے سنگم پر شہر سے قریب ترین محل وقوع
۳۔ ۲۰ فٹ، ۲۵ فٹ، ۳۰ فٹ کی کشادہ سڑکیں۔
۴۔ ہر طرف سے ٹریفک کی سہولت۔
۵۔ پانی، بجلی، سیوریج کی تمام سہولتیں۔
۶۔ مسجد اور بچوں بچیوں کیلئے دینی درس گاہ و اسکول کی سہولت۔
۷۔ ذہنی و جسمانی نشوونما کیلئے پارک۔
۸۔ انشاء اللہ رجسٹری ملکیت وغیرہ کی ہر طرح تسلی۔
۹۔ الحافظ ٹاؤن میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ پلاٹوں کی قیمتیں ایک عام آدمی کی قوتِ خرید سے باہر نہ ہوں۔
۱۰۔ روزمرہ ضروریات کیلئے کمرشل سنٹر۔
۱۱۔ پرسکون اسلامی ماحول اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ باوقار زندگی گزارنے کیلئے چار دیواری اور مکمل سیکورٹی کا انتظام۔
۱۲۔ چھ آسان قسطوں میں رقم کی ادائیگی۔
۱۳۔ قسطوں کی ادائیگی تک قیمت نہ بڑھنے کی ضمانت۔
۱۴۔ مکمل رقم کی ادائیگی کے بعد منافع کے ساتھ فروخت کی سہولت۔
۱۵۔ نقد ادائیگی کی صورت میں خصوصی رعایت۔

پلاٹوں کی موجودہ قیمت 30 جون 1997ء تک کے لئے ہے۔

رقم کی ادائیگی کی تفصیل:

۱۰ مرلہ	ایڈوانس ایک لاکھ ہزار	ماہانہ ۴۰ ہزار	۴۰ ہزار	۴۰ ہزار	۴۰ ہزار	۴۰ ہزار
۵ مرلہ	۵۵ ہزار	۲۰ ہزار	۲۰ ہزار	۲۰ ہزار	۲۰ ہزار	۲۰ ہزار
۳ مرلہ	۲۵ ہزار	۱۰ ہزار	۱۰ ہزار	۱۰ ہزار	۱۰ ہزار	۱۰ ہزار

محل وقوع

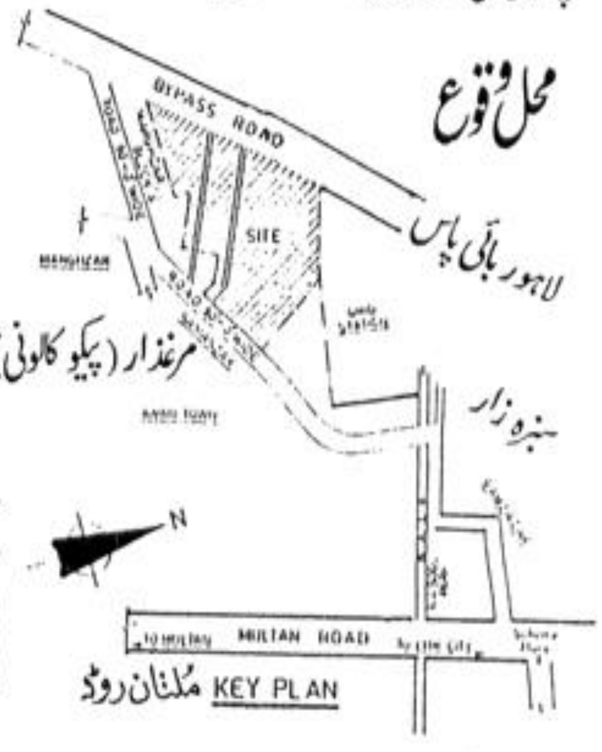

پروپرائٹر:

حافظ اعجاز الحق چوہدری

الحافظ پراپرٹی سنٹر ڈویلپر اینڈ بلڈرز

نزد ٹیلیفون ایکسچینج ملتان روڈ لاہور پاکستان

فون نمبر: 7843686 - 7833684 - 449151

موبائل: 0342 - 392985 - 0300 - 456528